رجسٹرڈ ایل نمبر

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

الحکم

(ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی)

سالانہ
۱۔ عوام سے
۲۔ خواص و معاونین سے
۳۔ ہندوستان سے باہر سے
۴۔ غیر مذہب والوں سے
۵۔ جماعت کے غیر مستطیع ... کم آمدنی والے لوگوں سے

نمبر ۲۵ | قادیان دارالامان مورخہ ۱۰ جولائی ۱۹۰۷ء مطابق ۵ جمادی الثانی ۱۳۲۵ھ | جلد ۱۱

مدرسہ تعلیم الاسلام کے لئے طلباء کا چندہ

مدرسہ تعلیم الاسلام ۸ جولائی ۱۹۰۷ء کو موسمی تعطیلات کے بعد کھل گیا باقاعدہ پڑھائی شروع ہو گئی طلباء اور استاد خیریت سے واپس آ گئے۔ الحکم کے ناظرین کو علم ہے کہ ایام تعطیلات میں طلباء کو مدرسہ کے لئے فراہمی چندہ کی خدمت بھی سپرد کی گئی تھی۔ چنانچہ وقتاً فوقتاً ظاہر کیا جاتا رہا ہے کہ طلباء اس کام میں مصروف ہیں اور کامیابی سے مصروف ہیں۔ طلباء کی واپسی پر معلوم ہوا اور ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسہ نے مجھے اطلاع دی ہے کہ ہماری جماعت نے اپنے بچوں کا نہایت مسرت سے استقبال کیا اور انکی قومی معاملات میں دلچسپی لینے پر نہایت خوشی اور اطمینان ظاہر کیا ہے اور حسب الوسع انہیں معقول امداد دی ہے۔ اسکی تفصیل تو پھر دیجائیگی اس وقت مجھے ہیڈ ماسٹر صاحب نے اطلاع دی ہے کہ میں انکی طرف سے قوم کا شکریہ ادا کروں۔ کہ اس نے اپنے مدرسہ کے طلباء کی ہمت اور حوصلہ افزائی میں بڑا کام کیا ہے۔ اور ہمارے نوجوانوں کا دل بڑھایا ہے تو کل کو بجائے خود ایک قوم بننے والے ہیں خدا تعالیٰ ان بچوں کو سعادتمند اور قوم کیلئے مفید وجود بنائے اور قوم کے دل میں ان بچوں کی تربیت اور تعلیم کے انتظام اور مصارف کے لئے ایک سچا جوش اور اخلاص پیدا کرے۔ آمین۔

بندوبست دہلی کا کلکٹر

کپتان۔ ایچ۔ سی۔ بیڈن صاحب بہادر سٹلمنٹ افیسر دہلی کے حسن اخلاق اور آپکی مفید مساعی جمیلہ کے متعلق میرے پاس متعدد مراسلتیں آئی ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ زمینداران ضلع دہلی کے ساتھ آپنے بڑے احسان اور سلوک کئے ہیں ظاہر کیا گیا ہے کہ آپ نے دورے کر کے زیر کوہی علاقہ جات میں علاقہ جات کو بگڑتے ہوئے ملاحظہ فرما کر تعمیر بندات کا انتظام فرمایا ہے جو زمینداروں کی بہبودی اور خوشنودی کا موجب ہے کیونکہ اس انتظام سے پہاڑی پانی کی تقسیم مناسب ہو کر حیثیت اراضیات میں قابلقدر ترقی کی امید ہے خصوصاً بندات ہیڈ کھل کوٹ بہاری اور جدید بہت ہی مفید بیان کئے جاتے ہیں۔ ایسا ہی آپ نے عوام کے فائدہ کے لئے سڑک سوتہ و فرید آباد پر سے جنگل میں ایک آرامگاہ اور چاہ کے بنوا دینے کی بھی منظوری دی ہے۔ میں زمینداران ضلع دہلی کو ایسے قابلقدر رعایا پرور افسر کے تقرر پر قابل مبارکباد سمجھتا ہوں۔ اگر محکمہ بندوبست کے دوسرے مہتمم صاحبان بھی اس طریق کو اختیار کریں تو زمینداروں کو اپنا گرویدہ اور ممنون احسان بنا لیں گے۔ اس کے ساتھ ہی یہ ظاہر نہ کرنا بے انصافی ہوگی کہ ضلع دہلی کے زمینداروں کی خوش نصیبی پر یہ اور اضافہ ہے کہ انہیں چودہری محمد الدین صاحب جیسا نیک خیال اور دیندار افسر مال ملا ہے جو اپنی بے رو رعایت طبیعت کے لئے مشہور اور خود زمیندار ہونے کی وجہ سے زمینداروں کے حالات اور مشکلات سے خوب واقف ہے۔ اور لگاتار دورے کر کے سرگرمی سے ضروری انتظام میں مصروف ہے۔

کفر فروش علماء کی دیانتداری

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ مسیح موعود اور مہدی مسعود کے نزول کے وقت آسمان کے نیچے بدترین مخلوق علماء سوء ہونگے۔ اب جبکہ خدا کے وعدہ کے موافق اس کا برگزیدہ بندہ نازل ہو چکا تو علماء سوء نے اپنی حالت سے دکھا دیا کہ فی الحقیقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد عالی کے موافق وہ بدترین مخلوق ہیں خدا تعالیٰ کے مامور و مرسل کے مقابلہ کے لئے انہوں نے کیا کیا حیلے تراشے اور کس کس راہ سے دکھ دینے کے منصوبے کئے وہ کوئی پیانی اور غیر معلوم بات نہیں اور نہ ان کا دہرانا یہاں مقصود۔

ان کفر فروش علماء کے ترکش میں جو تیر سب سے زیادہ تیکھا اور تیر بہدف سمجھا گیا ہے وہ ان کا کفر ہے جسکو وہ جب چاہتے ہیں اور جسپر چاہتے ہیں چلا دیتے ہیں اور اس پیشہ میں وہ ایسے مشاق اور چالاک ہیں کہ دوسر و نکو انکی دست بازی کا پتہ لگانا آسان نہیں۔

ان لوگوں سے یہ توقع کرنا کہ وہ دین اور دیانت سے کام لیں قریباً محال ہو گیا ہے اس لئے کہ جتنے کفر کے فتوے ہم نے خدا کے مرسل مسیح موعود کے خلاف دیکھے ہیں انمیں ایک بھی ایسا نہیں دیکھا جو خدا ترسی اور دیانتداری سے لکھا گیا ہو۔ اور اصل وجہ ہے کہ اگر یہ لوگ دیانت اور تقوی اللہ سے کام لیتے تو مخالفت کے لئے قلم ہی نہ اٹھاتے۔ جب خدا کے موعود خلیفہ کے بالمقابل اگر وہ عدالتوں میں یہانتک کہہ دینے کو طیار ہیں کہ جھوٹ بولکر بھی ایک شخص **متقی** رہسکتا ہے تو پھر **تقوی** کی جو حقیقت اور وقعت انکے دلمیں ہے وہ ظاہر ہے۔ اور اس اندازہ پر ان کے فتاوی کفر کی جو قدر و قیمت ہے وہ بھی عیاں۔ جی نہیں چاہتا کہ ان **کفر فروشوں** کی کسی تحریر پر نوٹس لیا جاوے مگر محض اس خیال سے کہ ان لوگوں کی چالاکیوں کے اظہار سے سعادتمند حق پسندوں کو فائدہ پہونچ جاتا ہے میں ذیل میں ایک **تازہ فتوی کفر** میں سے ایک دو فقرے نقل کر دیتا ہوں تاکہ ان کفر فروش علماء کی دیانتداری کا راز کھل جاوے۔ یہ جدید فتوی کفر علماء روہیلکھنڈ نے دیا ہے کیونکہ پہلا فتوی تکفیر جو مولوی محمد حسین صاحب نے طیار کیا تھا شاید پرانا ہو گیا ہے یا اس کا اثر کم ہو گیا ہے اس لئے علماء روہیلکھنڈ نے یہ سعی اور فرمائی ہے اور اسکو زیادہ موثر بنانے کے لئے یہ بھی انہوں نے ضروری سمجھا کہ ایسا **افترا** کریں جسکی نظیر ہی ممکن نہ ہو چنانچہ یہ مقدس علماء روہیلکھنڈ فرماتے ہیں

کیا فرماتے ہیں علماء دین متین اس بارہ میں کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے مریدوں اور انکے عقیدتمندوں سے میل جول رکھنا اور ساتھ کھانا پینا اور اُن کے ساتھ مثل برادران اہل اسلام کے باہم ارتباط رکھنا چاہئے یا نہیں اور انکی امامت سے نماز ادا کرنا چاہئے یا نہیں فقط۔ بینوا توجروا — راقم محمد اکرام اللہ خاں۔

ھو المصوب۔ مرزا قادیانی ایک شعبدہ باز اور دنیاساز شخص ہے کبھی مسیحائی کا دعوے اور کبھی مہدی و مجدد ہونیکا اور کبھی کرشن جی کی نبوت کا اثبات کر کے اہل ہنود کو بھی اپنے اوتار ہونیکا معتقد کرانا چاہتا ہے۔ غرضیکہ عیسائی و مسلمان و ہنود ہر ایک کے مذہبی اصول پر حملہ آور ہو کر اپنی قابلیت کا جسکو بزعم خود بلفظ نبی و مہدی وغیرہ نعوذ باللہ تعبیر کرتا ہے بہر حال سکہ بٹھا دینے کی زور سے۔ پس اس زمانہ شور و فتن میں راس المال **ایمان کا ایسے** قطاع الطریقوں سے بچانا عوام کو سخت مشکل ہے افسوس ان جاہلوں پر ہے کہ جنکو عربی سمجھنے اور سمجھانے کی لیاقت نہیں وہ قرآن شریف کی آیات اپنی جولانی طبیعت سے پڑھکر مطلب مرزا صاحب کی مسیحیت کا نکالتے ہیں لاحول ولا قوۃ الا باللہ۔ انکو اتنی شرم نہیں کہ کروڑوں علماء ہند و عرب و روم و افریقہ وغیرہ پر اب تک راہ راست پر نہ آئے۔ اور مرزا صاحب کے زبان وقلم سے تکفیر و دجالیت پر متفق ہیں۔ مرزا صاحب اگر حق پر ہیں اور منجانب اللہ ہونے کی تائید ہے تو افغانستان بہت قریب ہے تشریف لیجا کر اپنے زعم عیسوی کے اظہار سے منتظرین حضرت مسیحا علیہ و علی نبینا الصلوٰۃ کو انتظار کی مصیبت سے نجات بخشیں علاوہ اس کے مرزا صاحب موصوف عجیب زیادہ گو شخص ہیں کہ جن کا یہ دعوی رہتا ہے کہ تمام حوادث کائنات میری ہی بد علامت ہوتے ہیں۔ طاعون و با حرکت زمین مرگ مفاجات کسوف خسوف نمونیا وغیرہ یہ سب مصائب و غیرہ کے بانی جناب مرزا ہی ہوئے۔ افسوس مرزا صاحب تو اپنے تئیں مسیح سے کرتے ہیں۔ مرید و نیز بذاتہ بطور عکس مسیحا مقرر ہے۔ مگر معتقدین خسر الدنیا والآخرہ کے مصداق ہے۔ لہٰذا تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ ایسے لوگوں کی صحبت سے بچا کریں اور جیسا بریلی میں معتقدین مرزا صاحب کو تمام سلمین شہر نے اپنے گروہ سے علیحدہ کر دیا۔ اسی طرح ہر جگہ اجتناب لازم ہے اور مرزا صاحب کا معتقدین کو حکم ہے کہ جو لوگ مجھپر یقین نہیں رکھتے ان پر خدا کا عذاب ہوگا۔ اور وہ مردود ہیں۔ اُنکے پیچھے نماز نہ پڑھو اور نہ انکی شرکت کرو سارسان کا یہ حکم نا ہی ہو تو مرزا **صاحب کو جو امام حسین علیہ السلام اور حضرت عیسے علیہ السلام اور تمام علمائے امت اور روئے زمین کے مسلمانوں کو کافر کہتا ہے** اور بزرگان دین کی سخت اہانت کرتا ہے۔ نبوت کا مدعی ہے۔ پس ہر شخص کہیگا کہ یہ شخص گمراہ اور معتقدین اس کے بدعہ مذہب اور خارج اہل سنت سے ہیں۔ لہٰذا عوام کو اگر اپنے ایمان کی محبت ہے تو ان لوگوں کی صحبت سے پرہیز کریں۔ ورنہ صحبت کے اثر سے ایمان میں ضرور نقصان آ جائیگا۔ اور اپنے علماء کی پیروی کر کے خدا سے سلامتی ایمان کی دعا کرتے رہیں۔ واللہ اعلم بالصواب ومنہ الہدایۃ المآب الراجی رحمۃ ربہ الاکرم

سید محمد اعظم غفرلہ ما اجرم غرہ صفر المظفر ۱۳۳۰ھ (مہر: محمد اعظم شاہ)

اس فتوی کو پڑھکر ان لوگوں کی خدا ترسی اور دینداری کا اندازہ ہو سکتا ہے جس فقرہ کو میں نے جلی کر دیا ہے وہ خصوصیت سے قابل غور ہے کیا علماء امت کا یہی کام ہے کہ وہ کفر فروشی کے لئے افترا کیا کریں؟ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت مسیح موعود نے اس فتوی کو پڑھکر اور خدا تعالیٰ نے جو وحی آپ پر کی۔ وہ حضرت اقدس ہی کے اپنے قلم سے لکھی ہوئی مجھے ملی جو درج ذیل ہے جو مومنوں کے ایمان کو بڑھائے گی اور خبیث القلب انسانوں کے دلوں پر رعب پیدا کریگی اور وہ یہ ہے۔

یہ اشتہار جسے پڑھا اور لوگوں کی سخت زبانی پر افسوس ہوا مگر یہ الہام ہوا:—

حالیا مصلحت وقت دراں می بینم اور یہ بات سچ ہے کہ کوئی نبی یا رسول ایسا نہیں آیا جو اسکو ستایا نہیں گیا اور عجیب بات یہ ہے کہ جھوٹوں کے ساتھ ایسا معاملہ نہیں ہوتا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کسقدر ستائے گئے اور کوئی دکھ نہیں جو نہیں دیا گیا مگر مسیلمہ کذاب وغیرہ جھوٹے نبی جب اُٹھے تو انکو کسی نے نہیں ستایا اور ہزارہا آدمی ان کے ساتھ شامل ہو گئے جب تک کہ خدا نے ان کو ہلاک کیا پھر حضرت عیسے ہی کے وقت تین شخصوں نے جھوٹے طور پر نبوت کا دعوے کیا مگر کسی یہودی نے ان کو صلیب پر نہیں چڑھایا لیکن حضرت عیسے کے ساتھ جو کیا اس کے بیان کی حاجت نہیں اس سے ثابت ہے کہ ابتدا سے ہمیشہ سچے سے دشمنی کرتے رہے ہیں اور سچوں کو دکھ دیتے رہے ہیں بعض ہماری جماعت کے لوگوں نے ارادہ کیا کہ ایسے افترا کرنیوالوں پر گورنمنٹ میں نالش کریں مگر یہ درست نہیں ہے اور ہم نہیں چاہتے کہ دنیا کی عدالتوں کی طرف جاویں ایک وہ ہے جو ہمارے دل پر اطلاع رکھتا ہے وہ جسطرح چاہے کریگا۔ اس قدر کافی ہے جو اس اشتہار کے مقابل پر خدا تعالیٰ نے آج ۱۲ جولائی ۱۹۱۲ء کو مجھ پر ظاہر فرمایا۔ اور وہ یہ ہے رب اخرجنی من النار۔ الحمد للہ الذی اخرجنی من النار انی مع الرسول اقوم۔ والوم من یلوم۔ واعطیک ما یدوم۔ ولن ابرح الارض الی الوقت المعلوم۔ پھر دیکھا کہ میرے مقابل پر کسی آدمی نے یا چند آدمیوں نے پتنگ چڑھائی ہے اور وہ پتنگ ٹوٹ گئی اور میں نے اسکو زمین پر گرا ہوا

مشاہیرِ اسلام کی سوانح عمریاں

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

ان کے اسلام کا سبب یہ ہوا کہ ۵ھ میں یہ غزوہ خندق میں شریک تھے۔ نہایت سخت لڑائی کے بعد اوسمیں مسلمانوں کو غلبہ رہا۔ انہوں نے جب مسلمانوں کا جوش اور اون کے دن بدن ترقی کی حالت دیکھی تو یہ سمجھ لیا کہ اب کفر کو اسلام کے مقابلہ کی مطلق تاب نہیں ہے۔ چنانچہ انہوں نے اپنے اور کئی دوستوں کو بھی ساتھ لیا اور حبشہ میں چلے گئے۔ کہ اب وہیں بیٹھ کے کفر اور اسلام کی جنگ کا تماشا دیکھیں گے اگر قریش غالب ہو گئے تو اون کے ساتھ ہو جائیں گے۔ نہیں تو وہیں رہینگے۔ اون کے آمد ورفت کبھی کبھی نجاشی حبشہ کے یہاں ہوتی تھی اتفاق سے ایک دن یہ اوسی کے دربار میں تھے کہ ایک قاصد آنحضرتؐ کا کچھ پیغام لیکر نجاشی کے پاس پہونچا۔ مسلمان کی صورت دیکھتے ہی انکو طیش آگیا۔ اور بے ساختہ نجاشی سے کہ اُٹھے کہ اس قاصد کو میرے حوالے کر دیجئے تاکہ میں اسکو قتل کر ڈالوں۔ یہ سُنکر نجاشی کا چہرہ غصہ سے تمتما اُٹھا۔ کہ تم مانگتے ہو کہ میں تمہیں اس شخص کا قاصد قتل کرنے کیلئے دیدوں جسکے پاس ناموس اکبر آتا ہے جو موسیٰؑ کے پاس آیا کرتا تھا عمرو بن العاصؓ نے پوچھا کہ کیا واقعی ناموس اکبر اون کے پاس آتا ہے اوس نے جواب دیا کہ بیشک تم میرا کہا مانو اور اوس کے پیرو ہو جاؤ ان الفاظ میں نہیں معلوم کیا صداقت مضمر تھی کہ عمرو بن العاصؓ اسوقت مسلمان ہو گئے۔ لیکن چونکہ یہ خود بہت سے آدمیوں کو اپنے ساتھ لے گئے تھے اسلئے اونکے خیال سے اس راز کو ظاہر نہیں کیا۔ ۸ھ میں یہ مدینہ میں آئے۔ اور خالدؓ سے انکی ملاقات ہوئی۔ خالدؓ بن ولیدؓ سے انہوں نے پوچھا کہ تم کس ارادہ سے آئے ہو انہوں نے کہا کہ میں اسلام کی صداقت کا قائل ہو گیا ہوں اور مسلمان ہونے کے لئے آیا ہوں۔ عمرو بن العاصؓ یہ سنکر بیحد خوش ہوئے اور کہا کہ علے ہذا میں بھی اسلام کی صداقت کا معترف ہوں اور اب اسلام لانے کے لئے آیا ہوں اسوقت خوشی خوشی یہ دونوں آکر مسلمان ہو گئے۔

اسلام کے لئے یہ ایک نہایت ہی مبارک دن تھا جسمیں آسمان نجات کے یہ دونوں آفتاب و ماہتاب اوسمیں داخل ہوئے۔ حضرت عمرو بن العاصؓ اس کیفیت کو خود ہی بیان کرتے ہیں کہ ہم دونو (خود۔ اور خالدؓ بن ولیدؓ) صفر کا مہینہ تھا اور عصر کا وقت قریب تھا آنحضرتؐ کی خدمت میں پہونچے۔ تمام مسلمان یہ خبر سُنکر کہ آج ہم دونوں مسلمان ہوں گے آنحضرتؐ کے پاس جمع ہو گئے۔ آنحضرتؐ کے چہرہ مبارک پر اوس وقت ایک نہایت خوشی اور سرور کی چمک تھی جو ایسے وقت میں معمولاً نمایاں ہو جاتی تھی۔ پہلے خالدؓ نے بڑھکر بیعت کی۔ اس کے بعد میں نے۔ جسوقت میں بیعت کے لئے بڑھا تو اُن پہلی جہالت اور مخالفتوں کے خیال سے مجھے ایسی ندامت طاری ہوئی کہ میں آنکھ نہیں اٹھا سکتا تھا۔ اور نگاہیں نیچی کر کے آنحضرتؐ کے سامنے بیٹھ گیا۔ اور کہا کہ میں اس بات پر بیعت کرتا ہوں کہ آپ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ میرے پہلے گناہوں کو معاف کرے۔ آپ نے فرمایا کہ "الاسلام یھدم ما کان قبلہ" (اسلام پہلے گناہوں کے بنا دکو ڈھا دیتا ہے) اور اس کے بعد ہم نے مسجد میں آنحضرتؐ کے ساتھ عصر کی نماز پڑھی۔

اس کیفیت کے معلوم ہونے کے بعد اس میں ذرا شبہ نہیں رہتا کہ یہ اپنے حقیقی شوق اور اسلام کی واقعی صداقت کو سمجھکر اسلام لائے تھے جس کی سب سے بڑی شاہد انکی وہ اعلےٰ خدمتیں اسلام کی تھیں جو اونہوں نے اس کے بعد حسبۃً للہ انجام دیں۔ ان سب واقعات کے بعد بھی اگر ان کے اسلام کی حقیقت میں کسی کو شبہ ہو تو اس شک کا کیا علاج۔

ان کے اوپر ایک حملہ کیا جاتا ہے کہ انکی ماں نابغہ بنت حرملہ لونڈی تھیں۔ جنکو رماح نے بنی جلان بن عنک کے قیدیوں میں پایا تھا۔ سوق عکاظ میں اوس کو بیچنے کے لئے بھیجا تو فاکہ بن مغیرہ نے خرید لیا۔ اور اونہیں سے عمرو بن العاصؓ پیدا ہوئے۔ اولاً تو بایں تفصیل ایک کنیز کے سلسلہ کا قائم کرنا صاف بتلاتا ہے کہ یہ روایت بطور اتہام کے گڑھی گئی ہے۔ ثانیاً یہ کہ اس روایت کے سلسلہ میں ایک شخص قطر نامی ہے جو شیعہ ہے اس لئے ہم عمرو بن العاصؓ کے متعلق اوس کی یہ روایت اصولاً غلط سمجھتے ہیں۔ ثالثاً یہ کہ شیعہ اور نیز خوارج کی یہ عادت ہے کہ وہ سب پر حملہ کرنے کے لئے اسی قسم کی رکیک روایتیں موضوع کرتے ہیں۔ اگر ہم خوارج کی روایتوں پر بالغرض اسیطرح اعتماد کرنے لگیں تو آج جو نسب مسلمانوں میں نہایت شریف اور اعلےٰ خیال کیا جاتا ہے اوسکی طرف اپنی نسبت کرنا لوگ ذلت سمجھنے لگیں ہم دراصل شرافت کا معیار نسب کو گردانتے ہی نہیں۔ بلکہ ہر ایک قوم آب و ہوا۔ ملک اور اقلیم کے اعتدال موسمی کے لحاظ سے ایک خاص دماغی قوے کی مالک ہوتی ہے۔ اور اوس کے افراد میں وہی قوت بطور وراثت طبعی کے پائی جاتی ہے اسمیں صرف اسیقدر دخل ہوتا ہے جسقدر زمین کو غلہ کی پیداوار میں۔ کیا زمین گیہوں کو جو یا جو کو گیہوں پیدا کر سکتی ہے۔ اسیطرح ماں کا حال ہے خواہ وہ کنیز ہو یا آزاد کسی حالت میں دماغ کی وراثت طبعی پر اس کا اثر نہیں پڑسکتا۔ اصلی شرافت مذہبی حیثیت سے تقویٰ پر ہے (ان اکرمکم عنداللہ اتقیٰکم) سب سے شریف اللہ کے نزدیک وہ ہے جو سب سے زیادہ متقی ہے۔ اور دنیاوی لحاظ سے قوائے دماغی پر ہے یہی خیال خود حضرت عمرو بن العاصؓ کا بھی تھا اونہوں نے کوفہ کی کچہری میں جب زیاد کو دیکھا جو اس وقت وہاں ایک نہایت ادنیٰ ملازمت پر تھا تو کہا اگر میں جانتا کہ اس کے باپ کا نام کیا ہے تو میں کہ سکتا تھا کہ اس نے وراثتاً ایسے قوے پائے ہیں کہ یہ تمام عرب پر حکمرانی کرنے کی قابلیت رکھتا ہے۔ حضرت علیؓ بھی وہیں کھڑے تھے یہ سنکر مسکرائے اور فرمایا کہ واللہ میں جانتا ہوں کہ اس کا باپ کون ہے۔ زیاد دراصل سفیانؓ کا بیٹا تھا۔ وہ کوفہ میں کسی ضرورت سے آئے تھے اور جاہلیت کے زمانہ میں مختلف قسم کے نکاح رائج تھے اسلئے یہاں انہوں نے اونہیں قسموں میں سے کسی قسم کا نکاح ایک عورت سے کر لیا اور بعد میں زیاد پیدا ہوا چونکہ اس قسم کی عورتوں کے آئے دن

آتے دن نکاح ہوتے رہتے تھے اس لئے اس کے باپ کا ٹھیک پتہ نہیں لگتا تھا۔ حضرت عائشہؓ نے اس کا نام زیاد بن ابیہ (یا د اپنے باپ کا بیٹا) رکھا۔ چونکہ وراثتاً اسکو باپ کیطرف سے شریفانہ اور بلند حوصلہ دماغ ملا تھا اسلئے ویسا ہی ہوا جیسا عمرو بن العاص نے اس کے قیافہ سے پیشگوئی کی تھی نہ صرف اس نے بلکہ اس کی اولاد نے ایسے ایسے اہم کارنامے چھوڑے ہیں جسکو تاریخ کبھی بھلا نہیں سکتی۔ عمرو بن العاصؓ جنکو ہم ایک بہادر سپاہی ایک چالاک و بلیغ جنرل۔ ایک مدبر حاکم اور ایک زبردست فاتح کہ سکتے ہیں پستہ قد و فربہ بدن کے آدمی تھے۔ سر اس کے جسم کے لحاظ سے بہت بڑا تھا۔ پیشانی اونچی اور چوڑی تھی آنکھوں میں غیر معمولی صفائی اور چمک تھی جو دماغ کی قوت استقلال۔ متانت اور سنجیدگی کی دلیل تھی۔ آواز بہت بلند بارعب تھی۔

(اسلم جیراجپوری) از علیگڑھ کالج۔

نظم

(از صوفی تصور حسین صاحب مہاجر)

محمد خاص درگاہ خدا ہے
محمد خاتم کل انبیاء ہے

محمد باعث تخلیق کل ہے
محمد بادشاہ دوسرا ہے

محمد عاشق و معشوق رب ہے
حسینان جہاں کا پیشوا ہے

محمد ہی کا اک احمد بھی ہے نام
بروزی رنگ اس نے اب لیا ہے

غلام احمد ہے اس کا اسم ظاہر
وہ معنی میں محمد مصطفیٰ ہے

غلام احمد مختار بے شک
کہیں رتبہ میں عیسیٰؑ سے سوا ہے

دل و جاں سے جو ہی قربان احمد
وہ شیدائی محمد مصطفیٰ ہے

وجود اوس کا ہے رحمت ہم سبھوں کو
نصیبہ مومنوں کا کھل گیا ہے

دل و دین کر چکے احمد پہ قربان
محمد پہ ہمارے جاں فدا ہے

دل احمد کو جو ظالم دکھائیں
خدا کے قہر کی اون پر بلا ہے

غلام خاکپا پر پاسبان دین
نظر کیجے کہ ظلمت میں پڑا ہے

گداہوں میں تیری ہی در کا شاہا
ترا ہی وہ جہاں میں آسرا ہے

محبت کا تری دم بھر رہا ہوں
اویس خستہ میں تو مصطفیٰ ہے

دیگر

عجب گل باغ عالم میں کھلا ہے
کہ ہر گوشہ معطر ہو رہا ہے

نسیم شادمانی چل رہی ہے
خوشی میں جھومتی پھرتی صبا ہے

چلے آتے ہیں بلبل ہر طرف سے
ہر اک گوشہ میں نغمہ چہچہا ہے

بہار آئی خزاں کے جلد بیتے دن
جہاں صحن گلستاں ہو گیا ہے

بسان گل شگفتہ ہو گئے دل
خوشی سے جان ہی نغمہ سرا ہے

ہوئی ہے بارش فضل الٰہی
درخت آرزو پھولا پھلا ہے

روش اسلام کی روشن ہوئی ہے
ہر اک کے دلمیں جوش اتقا ہے

جہالت کی ہوئی کافور ظلمت
اوجالا علم کا پھیلا ہوا ہے

لباس کفر عالم نے اوتارا
اب اس کے تن میں اسلامی قبا ہے

ہوئے ہیں پاش سارے بت شکستہ
جو بت گر تھا پرستار خدا ہے

کوئی ہے بادۂ توحید سے مست
غم داریں کو بھولا ہوا ہے

کوئی پرہیزگاری کی ہوس میں
مجسم اتقا ہی ہو گیا ہے

کوئی سرگرم تعلیم و تعلم
کوئی قرآن پہ عاشق ہوا ہے

کسی رنگ اور کسی ڈھنگ میں کوئی ہو
غرض وہ نصرت دین کر رہا ہو

جو سوچا میں نے کیا باعث ہے اسکا
ندا آئی کہ کہہ سے سوچ کیا ہے

زمانہ مہدی معہود کا ہے
جہاں پر باب رحمت وا ہوا ہے

کرو خوشیاں گذارو عیش میں دن
عزیزو ان دنوں شادی روا ہے

کھلے ابواب افضال الٰہی
بڑا ہی ہم پہ اکرام خدا ہے

نصیبہ کیا ہمارا اوج پہ ہے
کہ ہر اک ہم میں سکندر ہو گیا ہے

نہ ہم پھولے سماتے پیرہن میں
کلاہ ہم ہیں اور جہاں میں تو بجا ہے

نصیب دشمناں رنج و الم ہو
دل اپنا آجکل عشرت سرا ہے

جہاں سوتا ہے گو غافل اویس دو
مگر اوس کا نصیبہ جاگتا ہے

غزل دیگر

جو رتبہ مہدی معہود کا ہے
خدا ہی خوب اوس کو جانتا ہے

بشر اتنا ہی کر سکتا ہے ظاہر
کہ جیسا منکشف اوس پر ہوا ہے

وہ افضل ہے بہت سے انبیاء سے
یہ نکتہ ابن سیریں نے کہا ہے

کہاں احمد کہاں شبیر و شبر
زمین و آسماں کا فاصلہ ہے

وہی کرتے ہیں انکار اس سخن سے
کہ جنہیں مادہ کچھ رفض کا ہے

جو فرزند محمد اوس کو سمجھے
تو اوس انسان پہ اکرام خدا ہے

تکبر ہیں مخالف مولوی ہیں
کہ ورثہ انبیاء ہم کو ملا ہے

یہ جھوٹا زعم ہے دعویٰ غلط ہے
انہیں شیطان نے بہکا دیا ہے

نبی بیزار ہیں ان ظالموں سے
بہت ناراض ان سے کبریا ہے

کوئی اور اوس کا ہو سکتا ہے وارث
جسے بیٹا عطا حق نے کیا ہے

وہ پاتا ہے وراثت ظاہری کو
جو اس عالم میں بیٹا جسم کا ہے

جو ہو فرزند روحانی کسی کا
تو حق باطن کا اوس کو پہنچتا ہے

عجب کچھ اس صدی کے مولوی ہیں
سمجھ پر سب کی پردہ پڑ گیا ہے

ہیں مغضوب علیہم میں یہ داخل
یہودی ان میں اک اک ہو گیا ہے

سمجھ انمیں نہ ہے انصاف باقی
نہ ایمان سے انہیں حصہ ملا ہے

صداقت کے نشان دیکھے ہیں لاکھوں
مگر انکار ابتک ہو رہا ہے

مرید نفس و شیطاں ہو گئے یہ
کہ شیخ نجد کا کلمہ پڑھا ہے

بریلی میں ہے اک احمد رضا خاں
شرارت میں وہ ان کا پیشوا ہے

بہت بک بک کے بیدینی کی باتیں
بریلی شہر کو گندہ کیا ہے

اسی باعث پھنسا قہر خدا میں
بدن بگڑا ہے کوڑھی ہو گیا ہے

مجدد بن کے بیٹھا ہے سیہ رو
مرید نفس و شیطاں ہو گیا ہے

مرید اوس کے ہیں حامی شیطنت کے
مگر شیطان ہر اک ہو گیا ہے

نہیں چلتے رہ صدق و صفا وہ
ہمیشہ کام ان کا افترا ہے

خدا کا قہر آ پہونچا ہے نزدیک
شریروں کاذبوں کا خاتمہ ہے

بچیں گے وہ جو ڈرتے ہیں خدا سے
خشیت سے جنہیں حصہ ملا ہے

جو موذی ہیں اونہیں پہونچیگی ایذا
طرف پرہیزگاروں کی خدا ہے

کریں جو چاہیں ظالم بدزبانی
سمجھ رکھیں کوئی دم کی ہوا ہے

تعجب ہے جو کہلاتے تھے ملا صوفی
بہت دل اون کا کالا ہو گیا ہے

نفور ہو گیا نور و کرامت
ہر اک خواہش کا بندہ ہو گیا ہے

اندھیرے کیطرف راہی ہوئے ہیں | ہوجائے کاسہرک دشمن بنا ہے

خدایا کھولدے تو ان کی آنکھیں

ہو یہیں خستہ کی تجھ سے دعا ہے

ایک ثالثانہ رائے

حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک الہام — — — — — پر اہلحدیث نے اور اسکی کاسہ لیسی کرکے پیسہ اخبار نے ایک اعتراض کیا تھا چنانچہ وہ اعتراض یہ ہے جو روزانہ پیسہ کے ۱۸ رجون میں شایع ہوا ہے۔

مطلب سعدی | میرزا صاحب قادیانی نے اپنے تازہ الہاموں میں ایک یہ الہام بھی شائع کیا تھا کہ اس سال میں اُنہیں بہت سے تحایف وصول ہوں گے۔ اسپر امرتسر کا اہلحدیث یہ ناقل و دل ریمارک کرتا ہے "بلّی کو چھیچھڑوں کی خواب" کو شاید یہی جواب کافی ہو۔ لیکن ظاہر تو اس الہام کی اشاعت کا مطلب یہ معلوم ہوتا ہے کہ مریدوں سے تحفے بھیجنے کا تقاضا کیا جائے اور اس اشاعت سے مرید اس الہام کے پورا ہونے میں مدد دیں

ع گر مسلمانی ہمین است کہ واعظ دارد الخ

اسپر ایک معزز اہل قلم نے مذہبی مناظرات کے عنوان سے ایک آرٹیکل لکھا ہے جو ۱۸ جولائی کے پیسہ ہی میں اوس نے چھپوایا ہے اسمیں راقم مضمون الحکم کے اس نوٹ پر (جو اوس نے اہلحدیث کے ایک مضمون پر لکھا تھا) بھی رائے زنی کرتا ہے۔ بید اقم مضمون سے اس کے متعلق اسلئے اتفاق نہیں کرسکتا کہ واقعات نفس الامری پر ہم نے بحث کی ہے اور الحکم کی گذشتہ اشاعت میں اسکی توضیح مزید کر دی گئی ہے۔ تاہم میں ان کے مضمون کو کلیتاً درج کرتا ہوں امید ہے کہ اہلحدیث بھی اس کو چھاپ دے گا۔ وہ مضمون یہ ہے :-

مذہبی مناظرات

چونکہ پیسہ اخبار سب کے واسطے کہلا ہے۔ اس واسطے میں بھی یہ آرٹیکل مضمون کی جرأت کرتا ہوں۔ گو میں مذہب کا چنداں پابند نہیں ہوں موجودہ صورت میں جو مذہبی مناظرات خصوص مسلمانوں کے باہم ہو رہے ہیں۔ دنیوی حالات کے اقتضا سے میں اون کے خلاف ہوں۔ مسلمانوں کا فرقہ مذہبی مباحثوں کے اعتبار سے ایک خاص فرقہ ہے۔ اور یہ اس واسطے کہ ان میں دوزخ اور جنت کی بحث اخیر پر ایک سخت تکلیف دہ رنگ پکڑ تی ہے۔ دوسرے مذاہب میں مباحثات مذہبی ہوتے ہیں۔ مگر اونمیں دوزخ اور جنت کی بحث اسقدر بے لطفی پیدا نہیں کرتی۔ مسلمانوں میں دوزخ اور جنت کی بابت بہت جلد فیصلہ کر دیا جاتا ہے۔ جب ایک فریق دوسرے فریق سے ناراض ہوتا ہے۔ تو کفر اور ارتداد کی بحث لاکر دوزخ یا جنت کا دروازہ بہت آسانی سے کہل جاتا ہے۔ یہ دروازہ یہانتک کشادہ کر دیا گیا ہے کہ اگر کل فرقوں کا بالمقابل کفر اور اسلام جمع کیا جاوے تو کوئی فرقہ بھی مسلمان رہتا نظر نہیں آتا۔ ایک فرقہ دوسرے فرقے کی تکفیر اور اسلام میں ایک خاص زور رکھتا ہے۔

"بقاعدہ اذا تعارضا تساقطا" اگر دیکھا جاوے تو مسلمانوں کا کوئی فرقہ بھی حق پر نہیں ہے۔ کیونکہ جب سُنّی شیعہ کی تکذیب کرتا ہے۔ اور شیعہ سُنّی اہل حدیث اہل فقہ کی اور اہل فقہ اہل حدیث کی۔ اور گندے سے گندے الفاظ میں یہ فرض ادا کیا جاتا ہے۔ تو آخیر پر ایک تیسرا شخص ہی کہے گا کہ ان دونوں کا کوئی اعتبار نہیں۔

دلائل سے بحث کرنا جدا بات ہے۔ اُس میں کچھ حرج نہیں اَور مذاہب میں بھی ایسا ہوتا رہتا ہے۔ لیکن یہاں دوزخ اور جنت کے تیز اوزاروں سے یہ کوچہ طے کیا جاتا ہے۔ اور پھر یہ بحث خاص ذاتیات اور خصومت میں جا پڑتی اور ہر ایک کو منہ کے منہ پر جا چڑہتی ہے۔ اور مسلمانوں میں ایسی بحثوں کے عموماً اصول ذیل مرعی ہیں۔

جو زید کہے۔ اگر چہ وہ درست بھی ہے نہیں مانا جاسکتا۔

جو بکر کہے اگرچہ غلط ہی ہو۔ مان لیا جاوے۔

مسلمان بہائی غصہ نہ کریں۔ آجکل یہی جو ایلمدہی ہے اور یہی روش مسلمانوں کے لئے ایک خطرناک راہ ہے۔ اور یہ ضد یہانتک پہونچ گئی ہے کہ دوسرے کے الزام دینے کے واسطے اپنے اور بزرگوں پر بھی اعتراض کر لیا جاتا ہے۔

میں نے آپ کے اخبار ۱۸ رجون ۱۹۱۰ء میں ایک نوٹ بعنوان "مطلب سعدی" دیکھا جس سے آپ نے بھی اتفاق کیا ہے اور نتیجہ اس ساری بحث کا آپ نے بھی بلّی کو چھیچھڑوں کا خواب نکالا ہے۔ اسی طرح اخبار الحکم نے اہل حدیث کے اخبار کے ایک مضمون متعلق بہ شورش موجودہ پر ایک نوٹ کیا ہے۔ میں دونوں فریق میں سے نہیں ہوں۔ مگر دونوں نوٹ کے ضدانہ اور معاندانہ ہیں۔ اور دونوں نے یہ نوٹ کرکے دوسروں کو بھی اس اعتراض میں ساتھ ہی لے لیا۔ الحکم نے میری رائے میں اہلحدیث کے مضمون محولہ کے وہ معنے لئے ہیں۔ جو خود لکھنے والے کے ذہن میں بھی نہ ہوں گے۔

اہل حدیث نے جو نوٹ متعلق مطلب سعدی دیا ہے۔ وہ بھی محض معاندانہ ہے۔ میں بحث نہیں کرنا چاہتا۔ کیونکہ ایسی بحثوں میں پڑکر راسخ الاعتقاد مذہبی بھی کافر ہونے لگتا ہے۔ لیکن اس قدر عرض کئے بغیر نہیں رہا جاتا کہ جس قسم کے رویّہ اور بیان پر اہلحدیث نے اعتراض کیا اور آپ نے ایک مصرعہ لکھکر اُس کی تصدیق و تائید کی ہے۔ اُس نے تو بائبل سے لیکر قرآن تک اور قرآن سے لیکر صوفیائے کرام کے اقوال اور اعمال تک کہنا پڑتا ہے کہ ہمیشہ سب کو بلّی کے چھیچھڑوں کے خواب آتے رہتے ہیں ہمیشہ وہی وعیدیں اور وہی وعدے بزرگان دین کے کلام میں بیان کئے جاتے رہے ہیں جو اسی قسم کے اقدار و نہ پر صریحاً دلالت کرتے ہیں۔

کتاب گنتی کے باب ۱۱ درس ۱۸۔ اور ۱۹ میں خداوند فرماتا ہے خداوند تمہیں گوشت دیگا۔ اور تم کہاؤ گے۔ اور تم ایک ہی دن

نہ کھاؤ گے۔ نہ دو دن نہ پانچ دن نہ دس دن نہ بیس دن بلکہ ایک مہینہ کامل کھاؤ گے۔ پھر باب ۱۸۔ درس ۸ و ۹ لغایت ۱۹ میں خداوند کہتا ہے۔ پھر خداوند نے ہارون کو فرمایا۔ دیکھ میں نے سب پاک چیزوں میں سے سب اٹھائی ہوئی قربانیوں کی محافظت تجھ کو دی۔ میں نے انہیں تیرے ممسوح ہونے کے سبب سے تجھے اور تیرے بیٹوں کو ہمیشہ کے قانون کے طور پر دیا۔ سب سے پاک چیزوں سے جو آگ سے محفوظ ہیں۔ تیرے لئے ہوں گی۔ ان کی ہر ایک قربانی کیا نذر کی قربانی۔ کیا عطا کی قربانی۔ کیا تقصیر کی قربانی جو مجھ پاس لاویں۔ تیرے اور تیرے بیٹوں کے لئے نہایت مقدس ہونگی۔ تو اسکو اس جگہ پر۔ جو بیت المقدس ہے کھائیو۔ ہر کوئی مرد اسے کھاوے۔ یہ تیرے لئے مقدس ہے۔ اور یہ بھی تیرے لئے ہے۔ بنی اسرائیل کے ہدیے کی اوٹھائی ہوئی قربانی اونکی سب ہلائی ہوئی قربانیوں کے سمیت تجھے اور تیرے بیٹوں کو تجھ سمیت ہمیشہ قانون کے طور پر دیں۔ سب اچھے سے اچھا تیل اور اچھی سے اچھی مے اور گیہوں۔ ان چیزوں کے پہلے پھل جنہیں وے خداوند کو گذرانیں۔ میں نے تجھ کو دیئے۔ اور انکی زمین کے سارے پھل جو پہلے پک جاویں۔ جنہیں وے خداوند کے حضور لاویں۔ تیرے ہوں گے۔ بنی اسرائیل کے ہر ایک حرم کی چیز تیری ہے۔ ہر ایک جو پہلا پیٹ کے کھولنے والا ہے۔ جانداروں سے جسے وے خداوند کی قربانی لاویں۔ خواہ انسان۔ خواہ حیوان تیرا ہوگا۔ کتاب یوئیل باب ۲ درس ۱۸۔ ۱۹ دیکھو۔ میں تمہارے لئے اناج اور تیل بھیجوں گا۔

ان تمام آیات توریت سے سارے بلی کے چھیچھڑوں کے خواب نظر آتے ہیں۔ اور صاف طور پر اس قول کی تصدیق ہوتی ہے کہ بات دراصل کچھ نہ ہوئی۔ نہ کوئی القا تھا۔ اور نہ کوئی خواب اور نہ کوئی الہام۔ صرف مریدوں سے یہ قربانیاں لینے کے واسطے سب حیلہ حوالہ بنایا گیا ہے اور بقول آپ کے یہ سب جال۔

مندا ایک جدا بات ہے انصاف تو یہ نہیں کہنے کی اجازت دیتا کہ ان دونوں صورتوں میں کوئی فرق ہے بلکہ حضرت ہارون کو جو خداوند کی جانب سے کہا گیا ہے۔ وہ سراسر ایک کشادہ حیلہ فراہمی قربانیوں اور تحایف کا معلوم ہوتا ہے۔

میں نے عرض کیا تھا کہ ضد میں بحث کے وقت بہت کچھ منہ سے نکل جاتا ہے۔ اب انصاف سے فرمایئے کہ اس مصرعہ کا اثر کہاں تک جاتا ہے۔ بائبل پر ہی کچھ موقوف نہیں۔ خود اسلامی کتابوں میں بھی اس قسم کی آیات اور آثار ہوں گے۔

اسوقت مجھے فرصت نہیں کہ انہیں پیش کرسکوں اور نہ میں نے کسی بحث کیغرض سے یہ مضمون لکھا ہے

میری غرض اس کے لکھنے سے صرف یہ ہے کہ کسی دشمن پر اعتراض کرتے ہوئے یہ تو دیکھ لینا چاہئے کہ اسکی زد جاتی کہانتک ہے آپ ہی انصاف سے فرمایئے کہ مسلمانوں کے کس قدر صوفیا گدایاں مریدوں کی مدد سے خالی ہیں۔ کیا لاکھوں کی اس وقت بھی جائداد نہیں ہے۔ اور کیا کبھی کسی پیر نے تحایف اور نذر و نیاز سے انکار بھی کیا ہے۔ انکار کیا نذر دستی سالانہ وصولی ہوتی ہے اور اسے ایک امر مذہبی سمجھا جاتا ہے۔ دراصل جب کوئی نئی بات کسی سے سن لیجاتی ہے۔ تو ضد کے پیرایہ میں اسپر خواہ مخواہ اعتراض کیا جانا لازمی سمجھا جاتا ہے۔ ورنہ مسلمانوں کی کتابوں میں اسقدر بزرگونکی ایسی باتیں اور اقوال لکھے ہیں کہ ان میں سے کوئی بات بھی بے بحث اور بے اعتراض نہیں چھوڑی جاسکتی۔

کتاب ارشادات حضرت شیخ فریدالدین صاحب پاک پٹنی رحمۃ اللہ علیہ میں لکھا ہے

دعاگو بخدمت شیخ بہاوالدین ذکریا بود در ملتان اوراد وقتے پیدا شدہ بود از خانقاہ بیروں آمد۔ سوار شد۔ در جملہ ملتان مے گشت ومی فرمود کہ ایں ندا در دہید کہ ہرکہ امروز روے بہاوالدین بہ بیند۔ فردائے روز قیامت من ضامنم۔ اگر اورا در دوزخ برند۔ انگاہ ہرکہ بودند از ملتان می آمدند وروئے مبارک ایشاں می دیدند شیخ بہاوالدین ذکریا رحمۃ اللہ علیہ سوگند خوردہ کہ فردا نو در دوزخ نروی در سرّ من خواندہ اند۔ اے بہاوالدین ہرکہ روئے تو در دنیا بہ بیند۔ آتش دوزخ بر او حرام کنم۔ ہمیں کہ ایں حکایت گفت دعاگو را وقتے پیدا شد وایں بگفت کہ اے درویش۔ اگر برادرم بہاوالدین ایں سخن گفتہ کہ ہرکہ در دنیا روئے من بہ بیند۔ اورا دوزخ نزود۔ اما دعاگو سوگند میخورد۔ کہ ہرکہ در دنیا دست من گرفتہ باشد ویا مصافحہ کردہ باشد ویا دست مریدان من۔ وتا آنجا کہ از خانوادہ من کسے بود۔ ہرکہ دست او بگیرد۔ آتش دوزخ برو حرام شود او در دوزخ نرود۔

اکنوں چہ فرمایند علمائے امت

کیا کوئی حد باقی رکھی ہے۔ شیخ بہاوالدین صاحب اور بابا فرید صاحب مسلمہ بزرگوں میں سے ہیں۔ ان دونوں کے یہ قول مستند ہیں ہاں یہ جدا بات ہے کہ مسلمانوں کی منطق کے ماتحت یہ لکھ دیا جاوے کہ روایات ثقات سے ثابت نہیں۔ یا یہ کہ دیا جاوے کہ اضطراری حالت میں ایسا کہا گیا ہوگا۔

ہزاروں اس قسم کے اقوال ہیں۔ کس کس پر بحث کیجاوے۔ بے ادبی معاف۔ یا تو یہ کلمات درست ہیں۔ اور یا مسلمانوں میں اسقدر اختراع کا مادہ ہے کہ اُسکی کوئی حد ہی نہیں۔ اور پھر اس کا سلسلہ عام لوگوں پر ہی ختم نہیں ہوتا۔ بڑے بڑے صوفیا اور علمائے کرام پر جاکر ختم ہوتا ہے۔ یہاں صرف قادیانی صاحب کے انوکھے مکالمات پر ہی زد نہیں۔ سب خاندان اسلام پر ہی آمنا وصدقنا کہنے پڑے گا۔

میری رائے میں ایسے اخباروں میں۔ جو ایک دنیوی اور معاشرتی اخبار ہوں۔ کسی مذہب اور کسی فرقہ مسلمانوں کے متعلق ہی بحث نہیں ہونی چاہیئے بحیثیت معاشرتی اور تمدنی یا ملکی اغراض کے اخبار کے نزدیک سب مسلمانوں کے فرقے برابر ہیں۔ اگر ان میں کوئی مذہبی لڑائی ہے۔ تو اُس کا کفیل میری رائے میں کوئی دنیاوی اخبار نہیں ہوسکتا۔

راقم نہ ایں نہ آں۔ دور از مسلماناں

تقریر مولوی حکیم انوار حسین خانصاحب احمدی

(جو انہوں نے شاہ آباد ضلع ہردوئی کے عام جلسہ میں کی)

صاحبو آپ کو اس جلسہ کے اغراض سے تو غالباً اشتہار واجب الاظہار سے آگاہی ہوہی گئی ہوگی۔ اس وجہ سے مجھکو زیادہ تصریح و توضیح کی ضرورت نہیں۔ صرف اس موقعہ پر البتہ بعض باتوں کے متعلق مجھکو کچھ عرض کرنا ہے۔ اور وہ یہ ہے ہم عقلاً بھی یہ بات پاتے ہیں کہ جمیع افراد انسانی تو بادشاہ ہو ہی نہیں سکتے اور نہ ایسی کوئی نظیر اب تک ہم کو ملی ہے۔ ضرور ہے کہ ہم اور آپ جو اس جلسہ میں موجود ہیں کسی نہ کسی کی رعایا ہی ہو کر رہیں گے اب رعایا سلطنت برطانیہ کے ہیں اس سے پیشتر مغلیہ کے تھے۔ اور اگر بفرض محال ان میں سے کوئی اپنی تقدیر سے بادشاہ بھی ہو جاوے تب بھی ضرور ہے کہ ایک ہی ہوگا۔ اور اس حالت میں بھی ہم سب دیگر اشخاص کو اوس ایک کا رعیت ہی بنکر رہنا پڑے گا پس اس حالت میں وہ جیسے کہ جس کا حال آپ صاحبوں کو اگر معلوم نہیں تو میں مختصراً عرض کر دینا مناسب خیال کرتا ہوں۔ ناشایستہ و ناپاسندہ پائے جاتے ہیں۔ تھوڑے زمانہ سے صوبہ بنگال و پنجاب میں بعض مقامات پنجاب میں چند لیاقت دار و سند یافتہ اشخاص و وکلا نے اپنے جوش آزادی میں آکر آزادانہ مضامین کا اظہار کیا۔ اور گورنمنٹ برطانیہ کے برخلاف مغویانہ و مخفرانہ کلمات استعمال کئے جو علاوہ قانونی زد کے عقل سے بھی بعید تھے۔ چونکہ اون کے مستعمل ہمارے برادران ملکی ہندو بھائی تھے۔ اور مسلمان بالعموم ایسے نامعقول و نازیبا جلسوں میں شریک نہ تھے۔ اور مسلمانوں کو ایسے ناجائز و نالایق جلسوں کی شرکت کا اون کی کتاب سے بھی جس کا نام قرآن و فرقان ہے اجازت نہیں ہے اور اسی وجہ سے کسی مسلمان کو بحالت مسلمان کہلانے کے ایسے موقع میں شریک بھی نہ ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ خدا اپنی کلام پاک میں فرماتا ہے کہ کھاؤ[ا] اور پیو اور فساد مت کرو یا فسادی مت ہو۔ دوسری آیت میں ہے کہ خدا فساد کو زمین پر پسند نہیں کرتا۔ چونکہ آسمان کے فساد سے تو کسی کو مطلب نہیں۔ زمین ہی کا فساد معرض بحث میں ہے۔ اس لئے اسکی ناراضمندی ظاہر فرمائی گئی۔ ایک آیت میں ہے کہ زمین[۲] میں بعد اصلاح کے فساد مت کرو۔ وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح پر فساد کی مذمت اور اصلاح اور عدم فساد کی تعریف و توصیف بکثرت قرآن میں موجود ہے جس کا ترک بوجہ طوالت کے اولیٰ ہے ایک حدیث میں آیا ہے کہ مسلمان وہ ہے کہ جس کے ہاتھ سے اور زبان سے دوسرے لوگ جو کہ نافرمان اور مفسد نہیں محفوظ رہیں پس میں یہ کہہ سکتا ہوں کہ امن کے قایم رکھنے اور فساد نہ کرنے کا نام اسلام ہے اور اس کے عامل کا نام مسلمان چونکہ کلام ربانی میں ہم اصلاح اور عدم فساد کے تذکرہ کو بسیط پاتے ہیں۔ لہٰذا ہماری ایمانی قوت اور بھی قوی ہوتی ہے کہ مسلمانوں کو ان کی مسلمہ کتاب کے ذریعہ سے ایسے مواقع سے احتراز کی ہدایت ہے۔ اور غالباً اس کے مقابلہ میں ہمارے ملکی بھائی ہندو صاحبان اس سے محروم ہیں۔ یہ میرا ذاتی علم ہے شاید اونکی یہاں بھی اس کے متعلق کچھ ہو مگر ثبوت میں تو ہر دو فریق کی عملی حالت گواہ ہے علاوہ بریں مسلمانوں کو خدا کا حکم اپنے حاکم کی اطاعت کا بصیغہ امر کہ جو وجوب پر دلالت کرتا ہے فرماتا ہے وہ آیت

اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ

یعنے اطاعت کرو اللہ کی اور اس کے رسول کی اور اوسکی جو تمہارے درمیان میں حکمران ہو۔ چونکہ قرآن شریف میں حاکم کی اطاعت کا بالعموم حکم دیا گیا ہے اور حاکم کی تابعداری اور فرمانبرداری ہمیں لازم و واجب گردانی ہے۔ پس اس سے صاف ظاہر ہے کہ حاکم اطاعت میں کسی مذہب کی خصوصیت نہیں۔ خواہ وہ عیسائی ہو یا ہندو و بودھ ہو یا مسلمان بموجب حکم الٰہی کے اوس کی اطاعت کرنا چاہیئے اور یہ بات بدیہی طور پر عقل کے موافق ہے اور مذہب بھی وہی برحق ہے جو عقل کے مطابق ہو اور اس کے احکامات غیر متبدل اور ہمیشہ کے واسطے بکار آمد ہوں اور اوسی کے یقین کرنے سے کسی منصف مزاج کو چارہ نہیں ہوا کرتا۔ اب میں حکمرانوں میں اونکی حکومت کے واقعات سے موازنہ کرنا چاہتا ہوں تاکہ دوسرے اشخاص خود قول فیصل نکال لیں۔ چونکہ دنیا میں مختلف طور پر یہودی بودھ وغیرہ حکمران زمانہ قدیم میں گذر چکے ہیں جن کے واقعات کے صحت اور عدم صحت پر بحث ہو سکتا ہے۔ اور اسمیں ناحق کی تضیع اوقات ہے۔ لہٰذا میں طوالت سے گریز کر کے صرف ہندو و مسلمان و عیسائی حکمرانوں میں مقابلہ کرنا مناسب جانتا ہوں۔ ہندوستان میں پہلے ہندوؤں کے متعلق مجھکو دیکھنا ہے کہ اونکی حکومت کسطرح پر تھی۔ اور اون کے زمانہ کی کیا حالت تھی۔ پورانے واقعات جو کہ ابتدا اسلام میں وقوع میں آئے اون کا ایسا یقینی اور ٹھیک پتہ کہ جس میں کوئی شک و شبہ نہ ہو نہیں ملسکتا۔ مگر اسقدر ضرور تواریخ سے پایا جاتا ہے کہ اونکی سلطنت میں بیحد تشدد و بیرحمی سے مسلمانوں کے ساتھ کام لیا جاتا تھا جسکا اندازہ اب تک منافرت سے لگتا ہے۔ ہندوؤں کی حکومت کے بعد مسلمانوں کی حکومت کا دور شروع ہوا مسلمان حکمرانوں کے واقعات پر بہ نظر انصاف دیکھنے سے ہم کو اس نتیجہ پر پہونچنا ہوتا ہے کہ خلفا اربعہ کا زمانہ بلاشبہ پورے عدل و انصاف کا تھا۔ — — — — — — — — — — — بعد ازاں ایک مدت تک ایک سلسلہ حکومت مسلمانوں کے ہاتھوں میں رہا۔ مگر افسوس کہ اون کے کارنامے مصداق اس کے نہوئے کہ ہم وثوق کے ساتھ اون کی معدلت کا اقرار کر سکیں۔ مگر اس سے کوئی الزام مذہب اسلام پر نہیں لگایا جا سکتا ہے یہ صرف اونکی شخصی حالت تھی جس کے وہ خود ذمہ وار تھے اور چونکہ وہ زمانہ گذر چکا ہے لہٰذا اوس کے متعلق بھی صدق و کذب کا بحث کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا مجھکو مناسب معلوم ہوتا ہے کہ از منہ ماضیہ کے واقعات کو ترک کر کے زمانہ موجودہ کے مسلمان اور عیسائی حکمرانوں کا مقابلہ کروں کہ جس سے کسی منصف مزاج کو تصفیہ کرنے میں دقت واقع نہ ہو۔ اور دوسرے اصحاب خود ہی فیصلہ کر لیں۔

---

[۱] کلوا واشربوا ولا تعثوا فی الارض مفسدین۔

[۲] لا تفسدوا فی الارض بعد اصلاحها

پارہ ۸ رکوع ۱۰ سورہ اعراف آیت ۵۶

ابہی تہوڑا زمانہ جسکو غالباً ۳ یا ۴ سال کی مدت منقضی ہوئی ہوگی کہ سرزمین کابل میں صاحبزادہ مولوی عبداللطیف صاحب کا واقعہ جانگداز ہوا ہے۔ جسکا مختصر حال یہ ہے کہ صاحبزادہ صاحب موصوف باشندہ بنوں کے رہنے والے تھے جو انگریزی علاقہ میں ہے اور اونکی جاگیر اس مقام پر تعداد بیس ہزار کے تہی اور اون کو بوجہ بہت بڑے عالم ہونے کے امیر سابق امیر عبدالرحمٰن خانصاحب والی کابل نے ہندوستان سے بلاکر بشاہرہ ایکہزار روپیہ کے مقرر کیا۔ اور خوست میں سنا ہے کہ جاگیر تعدادی ستر ہزار کی تہی۔ خواہ وہ امیر صاحب کا علیہ ہو یا اور کسیطرح پر وہ جاگیر حاصل ہوئی ہو اور اون کے مرید یا شاگرد بہی تقریباً پچاس ساٹھ ہزار تھے صرف بوجہ اختلاف مذہب کے امیر حبیب اللہ خانصاحب امیر حال نے بے انتہا بیرحمی اور بیدردی سے شہید کیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اب سنئے کہ صاحبزادہ صاحب کا کیا قصور تہا اور اس سے پہلے اون کا کیا اعزاز تہا اور بعد اوس کے کیا برتاؤ کیا گیا۔ پہلے یہ حال تہا اور سنگیا ہے کہ امیر صاحب سابق کی نماز جنازہ بہی صاحبزادہ صاحب نے پڑہائی تہی اور یہ بہی سنا ہے کہ امیر صاحب حال کے اوستاد بہی تہے وغیرہ وغیرہ۔ صاحبزادہ صاحب کا صرف اسقدر قصور تہا کہ انہوں نے مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان ضلع گورداسپور ملک پنجاب کے دعاوی مسیح موعود اور مہدی معہود مان لیا اور وفات عیسیٰ کے کیوں قایل ہو گئے۔ حالانکہ اس کا ثبوت کافی و وافی قرآن شریف واحادیث سے واضح ولائح تہا اور حیات عیسیٰ کے کہ جس کا ثبوت قرآن وحدیث سے نہیں کیوں نہیں مانتے جس سے ضرورت مہدی منتظر کی کہ جو سیف سے کام لے گا اور تمام فرق نصاریٰ کو قتل کر کے مسلمان بنائے گا اور بجز قتل یا اسلام کے منظور نہ کریگا۔ جزیہ بہی قبول نہ ہوگا نہیں رہے۔ چونکہ امیر سابق امیر عبدالرحمٰن خان صاحب نے اوس سے قبل ایک کتاب موسومہ رسالہ جہاد کہ جسمیں جہاد مفروضہ کی خونی حالت کے بڑے فضایل بیان کئے گئے تہے طبع کراکر سرحد پر بہیں شایع کر دیئے تہے۔ اور غالباً اسی وجہ سے امیر صاحب اپنی حکومت کا بہی استحکام خیال کرتے ہوں گے۔ چونکہ صاحبزادہ صاحب بہت بڑے عالم تہے۔ لہذا اون کا ایسے خیالات کا مخالف ہونا گویا کہ امیر صاحب کی عمارت کا متزلزل ہونا تہا۔ امیر صاحب حال امیر حبیب خانصاحب نے صاحبزادہ صاحب کو اس طور پر ہندوستان سے کہ وا سطے حج کے تشریف لائے ہیں طلب کیا کہ بلا خوف وخطر چلے آویں۔ اور جب کابل میں پہونچ گئے اس وقت بغیر ثبوت الزام کے اور بغیر جواب لینے اور قرار داد جرم کے اور بغیر تردید اور مہلت کے آہنی قلعہ میں قید کیا اور حکم دیا کہ زنجیر غراغراب جو ایک آہنی ہنسلی کی ہے جس سے گردن سے کمر تک کس جاتا ہے اور تمام نصف بدن جکڑ جاتا ہے اور اوسمیں ہتکڑی بہی شامل ہے ڈال دیجاوے۔ مزید برآں انگریزی بیڑی کا بہی جو ۸ سیر تیار تہری کے وزنی ہوتی ہے اضافہ کا حکم دیا۔ اور ایک مدت تک کہ جسکی تعداد بعض قول کے موجب چار ماہ ہے اور بعض کے موافق کم سختی اور بیدردی کے ساتھ قید رکہا آخر الامر ۱۴ر جولائی سنہ ۱۹۰۳ء کو ناک میں چہید کر رسی ڈالکر مقتل تک کہینچ کر سنگسار کرنے کی جگہ تک پہنچایا گیا اور نہایت ٹہٹے اور ہنسی اور گالیوں اور لعنت کے ساتھ مقتل

تک لے گئے اور وہاں سے جاکر تہیرو نہیں گاڑ دیا اور پتہراؤ کرکے بہت جلد انبار صاحبزادہ ممدوح کے جسم لطیف پر کر دیا۔ سنئے ابتک عملداری انگریزی میں کسی بڑے سے بڑے خونی اور ڈاکو کی بابت بہی نہیں سنا ہے کہ اس کا ہزار واں حصہ بہی برتا جاتا ہو میں تو کیا شاید دوسرے منصف مزاج بہی ان واقعات سے متاثر ضرور ہوں گے اور بقول پیسہ اخبار جسکی تاریخ یاد نہیں رہی اور جو مخالف بہی ہے لہذا مصداق والحق ما شہدت بہ الاعداء بعد واقعہ ہائلہ صاحبزادہ صاحب کے اون کے زن وفرزند کو - - - - جلا وطن کیا گیا۔ کیا خوب مخالف بہی اون مظلوموں کی بابت تصدیق کرتا ہے کہ زن وفرزند بہی اسکی سزا سے محفوظ نہ رہے۔ اب سامعین خود اندازہ اس انصاف کا کر سکتے ہیں۔

یہ بہی سنا گیا ہے کہ امیر صاحب حال نے صاحبزادہ صاحب کو طمع جہوٹ دیئے اور اعزاز سابق کی دی۔ اور خوف قتل کا ظاہر کیا اور یہ بہی کہا کہ اپنی جان پر رحم کرو ورنہ قتل کئے جاؤ گے۔ اوس کے جواب میں صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ میں دین کو دنیا سے نہیں بیچتا اور حق کا باطل سے معاوضہ کرنا نہیں چاہتا مگر باایں ہمہ امیر کی بار بار فہمایش اور وعدہ ہائے معافی وغیرہ کے اوس شیر مرد نے حق کو خسیس دنیا یا عزت ظاہری کے مقابلہ میں نہ ترک کر کے استقامت سے جان دیدی اور مصداق ع بمرد آں وے کہ نام نیکو بماند کے ہوئے۔ اور یہ بہی صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ مدتے گذشت کہ روح ما بعالم بالا پرواز کرد من اینجا نیستم۔ افسوس کہ صاحبزادہ صاحب کو موقع تردید کا نہیں دیا گیا اور نہ جرم کا الزام اونپر ثابت کیا گیا۔ اس کے مقابلہ میں ہم نے اب تک عملداری انگریزی میں نہیں سنا کہ کسی خونی کے ساتھ بہی اس قسم کا معاملہ کیا گیا ہو۔ سنا ہے کہ صاحبزادہ صاحب سے جب کہا گیا کہ تم عقیدہ ممات مسیح سے توبہ کرو ورنہ قتل کئے جاؤ گے۔ اوسپر صاحبزادہ صاحب نے فرمایا کہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ جو شخص محمد رسول اللہ صلعم کی ممات کا قایل ہو کہ جو افضل الرسل ہیں اور مومن رہے اور ممات عیسیٰ کا ماننے والا کہ جس کا تذکرہ صریح طور پر قرآن شریف میں متوفیک اور توفیتنی میں موجود ہے کافر ہو جاوے ثبوت دینا چاہئے (ثبوت ندارد) طرہ یہ ہے کہ قرآن شریف میں عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کے متعلق تصریحاً بیان فرمایا گیا ہے اور محمد صلعم اور موسیٰ وغیرہم انبیاء کی وفات کا ذکر کہیں نہیں بلکہ موسیٰ علیہ السلام کے تذکرہ میں ہے

- - - - - - یعنے اونکی ملاقات میں کسیطرح کا شک مت کرو۔ پہر کیوں عیسیٰ کا قایل واجب القتل اور کافر ہو سکتا ہے علاوہ ازیں جب ہم قرآن شریف اور احادیث پر مجموعی حالت میں غور کرتے ہیں تو خلاصتہً اون سے یہ صاف واضح ہوتا ہے کہ ابن مریم امام اور مہدی صاحب مین کا ذکر احادیث میں بکثرت آیا ہے وہ ایک شخص امتی ہوگا کہ جو عدل کے زمانہ میں آوے گا اور خود بہی عادل ہوگا یعنے خدائی فیصلہ کو بلا رعایت بیان کرے گا اور اوس کے زمانہ میں گویا (شیر اور بہیڑ ایک گہاٹ پانی پئیں گے) اور اس کے زمانہ کے علامات جو احادیث میں ہوئے ہیں باختلاف روایات مگر باتفاق مضمون یہ پائے جاتے ہیں اوس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہی

زمانہ ہے علامات حسب ذیل ہیں۔ امانتیں جاتی رہیں گی۔ شراب خوری زناکاری بکثرت ہوگی۔ جھوٹ اسقدر رائج ہوگا اور راست گو کے قریب ہی کوئی کھڑا نہ ہوگا اور دیانت داری مفقود ہو جاوے ستارہ دمدار نکلے گا۔ قحط سالی ہوگی۔ مرگ مفاجات بکثرت ہوگی۔ طاعون پڑیگا زلزلے آویں گے اور زمین پورب اور پچھم میں دھنس جاوے گی ایک سواری ایسی نکلے گی کہ جس سے اونٹ بیکار ہو جاویں گے اور وہ پانی اور آگ سے تیار ہوگی اور رات ہی چلے گی اور دن کو بھی اور پکارے گی کہ چلو چلو یعنے اوس سواری کے واسطے چلو چلو کی ندا ہوگی۔ پہاڑ اوڑائے جاویں گے۔ اخبار منتشر ہوں گے نہریں نکالی جاوینگی۔ ماہ رمضان میں چاند کا گرہن ابتداء شب میں واقع ہوگا۔ اور آفتاب کا آخر دن میں۔ اور یہ اب تک کبھی نہیں ہوا جب سے آسمان و زمین پیدا ہوا ہے۔ یہ حدیث چونکہ بروایت امام جعفر صادق صاحب ہے اس وجہ سے ہمارے فریق شیعہ صاحبان کو بھی اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ الفاظ حدیث کے یہ ہیں۔

ان لمهدينا آيتين ما كانتا منذ خلق السموات والارض تنكسف القمر في اول ليلة من رمضان وتنكسف الشمس في آخره۔ اور وہ ماہ رمضان ۱۳۱۱ھ مطابق ۱۸۹۴ء کے واقع ہو چکا ہے اور اس کے متعلق تمام اخبارات نے اوس زمانہ کے متفق اللفظ لکھا ہے کہ اس سے پہلے کبھی ایک ماہ میں دو گرہن نہیں ہوئے ہیں۔ اور یہ بھی ظاہر کیا کہ اوس زمانہ میں لڑائی نہ ہوگی اور نہ جہاد سیفی ہوگا اور نہ اسلام کے واسطے کوئی قتل کیا جاوے گا بلکہ جہاد نفسی قیامت تک قائم رہے گا۔

وجاهدوا في سبيل الله باموالكم وانفسكم۔

یعنے اللہ کی راہ میں کوشش کرو اپنے مالوں سے اور نفسوں سے ہوگا اور بینہ اور ثبوت اور نشان آسمانی سے خنزیر طبع لوگ قتل کئے جاویں گے اور شوکت صلیب کو جس کے کفارہ کے عقیدہ نے ایک عالم کو تباہ و برباد کر دیا ہے توڑ ڈالیں گے وغیرہ وغیرہ مگر چونکہ یہ باتیں امیر کے خیال میں خلاف تھیں اسوجہ سے امیر نے حکمانہ تجویز کسی طرح کی سماعت و انصاف پسندی کے صاحبزادہ صاحب کو رجم کر دیا۔ تازہ ترین واقعہ عدل و انصاف امیر صاحب حال کا روزانہ پیسہ اخبار مورخہ ۲۹ اپریل ۱۹۰۷ء میں مرقوم ہے اوسکی اعادہ کی ضرورت نہیں صرف اشارہ کافی ہے۔ یہ حال ہے موجودہ بادشاہ اسلام کا۔ میں نے اب تک کوئی واقعہ اس عملداری کا ایسا نہیں سنا کہ مذہب کے متعلق کسی سے بازپرس کیا گیا ہو بلکہ اس کے خلاف عملداری انگریزی کی مثال میں کپتان ڈگلس صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر گورداسپور ملک پنجاب کا فیصلہ پاتا ہوں کہ جس نے انگریزی حکومت کی معدلت کا نمونہ دکھلا دیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ۱۸۹۷ء میں ایک مقدمہ پادری ڈاکٹر مارٹن کلارک مشنری افسر اور ڈاکٹر نے بذریعہ عبدالحمید کے اقدام قتل کا بنام مرزا غلام احمد صاحب رئیس قادیان کے عدالت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور کپتان ڈگلس صاحب دائر کیا گیا جناب ڈپٹی کمشنر بہادر گورداسپور نے باوصف عدم ہم قوم و ہم مذہب اور پادری و ڈاکٹر ہونے کے مدعی علیہ سلطان رعایا اور مشنری کے خلاف کو بری کر دیا اور اجلاس میں بعزت تمام کرسی پیشیگی کی اجازت دی اور کسی قسم کا خیال مذہبی پاسداری کا بمقابلہ انصاف کے نہ کیا اور نہ ذاتی تذلیل و تحقیر کی ہوئی اسی طرح جیسے صاحب بہادر جج امرتسر ۱۹۰۴ء میں بمقدمہ کرم الدین مدعی بنام مرزا غلام احمد صاحب و حکیم فضل الدین صاحب استغاثہ زیر دفعہ ۵۰۰ کہ جسمیں اجلاس بابو آتما رام صاحب ڈپٹی کلکٹر گورداسپور نے بعد التواء بسیار اور مدت دیرینہ سے شمار مبلغ عہ۵ اور مبلغ عہ۲ جرمانہ کئے اور ملزم قرار دیدیا اور جملہ ثبوتوں کو جو مرزا صاحب کیطرف سے مثل روز روشن کے پیش کئے گئے تھے نظر انداز کر دیا اور کسیطرح بھی عدل و انصاف کرنا نہیں چاہا۔ مگر روشن ضمیر اور عادل جج نے اوس فیصلہ کو منسوخ کر کے بہت طویل تجویز لکھی کہ جس کا خلاصہ یہ تھا کہ مقدمہ خواہ مخواہ کو اسقدر مدت تک چلایا گیا اور وقت ضایع کیا گیا۔ یہ مقدمہ ابتدائی مرحلہ میں خارج کر کے طے کر دینا چاہئے تھا اور جو الزام مدعی علیہما پر لگائے گئے ہیں سب بے جا و نا درست ہیں۔ لہذا مدعی علیہما مع مدعی علیہ ۲ بری کئے جاتے ہیں اور جرمانہ واپس۔ اب میں کسی فیصلہ یا رائے کی ضرورت نہیں سمجھتا کہ ظاہر کروں خود سامعین فیصلہ کر لیں گے۔

واضح ہو کہ میں نے جسقدر عرض کیا ہے متعصبانہ نہیں ہے بلکہ واقعاتی ہے اس وجہ سے واقعی و واجبی ہے۔ میں اس بات کا باعلان تمام اظہار کرتا ہوں کہ مذہب عیسائی سے نفرت رکھتا ہوں اور حکومت انگریزی کو نعمت پاتا ہوں۔ اور یہ بات میری خوشامدانہ و منافقانہ نہیں بلکہ جو کچھ کہ نور سینہ میں ہے اوس کا اظہار ہے۔ آپ لوگ خوب جانتے ہوں گے کہ میں حد شعور سے خوشامدانہ و مکارانہ الفاظ سے ہمیشہ سے محترز و مجتنب رہا ہوں اور یہ بھی جانتے ہونگے کہ شاہ آباد میں انتخاب ممبری میں کسقدر کوشش ہوتی ہے اور کسطرح اس کے حصول میں جان فشانی کیجاتی ہے اور میں نے ابتک کبھی اوس کے متعلق خیال ہی نہیں کیا اور نہ کسی حالت میں پروا کی علاوہ بریں اگر بالعموم نہیں تو بالخصوص مسلمانوں سے تو امید ہے کہ اس مقام پر میرے مقابلہ علمی لیاقت میں تو کوئی فوقیت نہ رکھتا ہوگا اور میں باوصف تعلقات جائداد کے کہ بموجب تقسیم جائداد آبائی کے بھائی صاحب حکیم خادم حسین خانصاحب مجسٹریٹ و سکرٹری میونسپل کمیٹی شاہ آباد سے کم نہیں بلکہ بروے حصہ کے زائد ہی تھے کیونکہ میرے حصہ میں وقت تقسیم کے $\frac{1}{4}$ تھی اور اون کے حصہ میں $\frac{1}{8}$ مگر پھر بھی میں حکام وقت کی خدمت میں حاضری سے محروم رہا ہوں۔ پس مجھکو کوئی وجہ اسکی نہیں کہ میں خوشامد کے طور پر منافقانہ حالت میں رہوں۔ اور خواہ مخواہ کو مکاری سے کام لوں۔ میں اس وجہ سے اس بات کے اظہار پر مجبور ہوا کہ حدیث میں آیا ہے من لا یشکر الناس لا یشکر اللہ۔ یعنے جو انسان کا شکر نہیں کرتا وہ خدا کا بھی شکر نہیں کرتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اما بنعمة ربك فحدث یعنے لیکن اللہ کی نعمتوں کو پس بیان کرو چونکہ میرے نزدیک عملداری انگریزی خدا کی نعمت ہے اور خدا کیطرف سے اون کو

حکومت ملی ہے۔ لہٰذا مجھکو شکر گذاری اور تحدیث نعمت بھی ضروری ہوگی اس سے میں ان باتوں کے اظہار پر مجبور ہوا۔ اب میں حاضرین جلسہ کی خدمت میں عرض پرداز ہوں کہ گورنمنٹ برطانیہ کہ جس کے سایۂ عاطفت میں رعایا خواہ ہندو ہو یا مسلمان آزادانہ اپنے مراسم مذہب بلاخوف وخطر ادا کر سکتے ہیں اور حکومت کسی قسم کی مزاحمت اور باز پرس نہیں کرتی غنیمت جان کر ایسے جلسوں سے جو سلطنت کے برخلاف ہیں احتراز کریں۔ اور اس عملداری کو غنیمت جانیں۔

اب میں اپنے علاقہ ہندو بھائیوں سے عقلاً ملتمس ہوں کہ وہ خود واقعات سے اندازہ کر کے عقل سے کام لیں۔ اور اپنی منفعت ومضرت سے آگاہی حاصل کریں۔ اور اپنے عینی مسلمان بھائیوں سے شرعاً عرض پرداز ہوں کہ اسلام نے بہت بڑی نفرت مفسدہ پردازی سے فرمائی ہے۔ اور اصلاح اور امن کو بہت پسندیدہ قرار دیا ہے لہٰذا اس حکومت کو مغتنمات وقت سے خیال کر کے عبادت وریاضت اور فرمانبرداری ربانی سے کام لیں حکومت اور ملکی معاملات سے کوئی التعرض نہ کریں کیونکہ ہم کو کوئی غرض ومطلب ملکی معاملات سے نہیں۔ مصلاح مملکت خویش خسرواں دانند کا مقولہ مناسب بلکہ انسب ہے۔ اور خلاف ورزی احکامات سلطنت کی نہ کریں اور کسی ایسے جلسہ میں جسمیں اندیشہ فساد کا ہو قریب نہ جاویں۔ اور اگر کوئی غلط فہمی سے ایسا خیال رکھتا ہو یا ناواقف ہو تو اسکی صلاح نیک سے امداد کریں اور غلط فہمی کے دور کرنے کی کوشش کریں۔

اب میں زیادہ سمع خراشی کرنا مناسب نہیں جانتا صرف اسیقدر پر اکتفا کرتا ہوں۔ آیندہ آپ صاحبوں کو اختیار ہے۔

وما علینا الا البلاغ۔

مسجدوں کا واگذار کرنا

گورنمنٹ انگلشیہ کی کس کس مہربانی اور عنایت خسروانی کا ہم شکریہ ادا کریں۔ مذہبی آزادی اور اشاعت مذہب کے لئے جسقدر آسائشیاں اور وسایل اس سلطنت میں ہمیں حاصل ہوئے ہیں اسکی نظیر کسی دوسری سلطنت میں نہیں ملتی۔ مسلمانان ہند گورنمنٹ انگلشیہ کی اس عنایت کو کبھی فراموش نہیں کریں گے جو اس نے مسجدوں کو واگذار کر کے کی ہے۔ یہ تازہ واقعہ ہے کہ لاہور کی وہ مسجد جس میں ریلوے کا بڑا بھاری دفتر تھا اور جو سالہا سال سے گورنمنٹ کے قبضہ میں تھی آخر اسے واگذار کر دیا گیا اور اب مسلمان پانچ وقت اس مسجد میں خدائے قدوس کی عبادت کرتے ہیں اور تاج برطانیہ کے لئے دلی جوش سے دعائیں مانگتے ہیں۔ ریلوے کے محکمہ کو اس مسجد کے چھوڑنے اور دوسری جگہ اپنے دفاتر کو منتقل کرنے میں جسقدر نقصان برداشت کرنا پڑا ہے وہ تھوڑا نہیں ہے مگر رعایا پروری اور دلجوئی کے مقابلہ میں اس کو بالکل ہیچ اور لاشے سمجھکر مسجد مسلمانوں کے حوالہ کر دی گئی ہے۔ اسی طرح چبر موٹ کی مسجد جو دہلی اور قطب صاحب کے راستہ میں واقعہ ہے اور مدت سے ہندو جاٹوں کے قبضہ میں چلی آتی تھی وہ واگذار ہو گئی ہے ایسا ہی آگرہ میں ایک مسجد گورنمنٹ نے مسلمانوں کے سپرد کر دی ہے + اس قسم کی نظیریں پیش کر کے پیسہ اخبار لاہور کی لنڈے بازار والی مسجد موسوم شہید گنج کے واگذار کئے جانے کی درخواست کرتا ہے امیر کابل کی تشریف آوری کے موقعہ پر بھی یہ تحریک بطور خود پیش کی گئی تھی۔ لیکن اب گورنمنٹ کے توسط سے چاہا گیا ہے کہ یہ مسجد واگذار کر دی جاوے۔ مسلمان اس کا معاوضہ مناسب بھی دینے کو آمادہ ہیں امید تو یہ ہونی چاہیے کہ سکھ صاحبان اپنی ہمسایہ قوم کی دلجوئی اور ہمدردی کے خیال اور نیت سے اس مسجد کو واگذار کر دینے کی صورت سوچیں گے والا معاوضہ لیکر دیدینے میں انہیں انکار نہیں ہونا چاہیئے امید ہے اگر گورنمنٹ نے اسکا نوٹس لیا تو یہ مسجد ضرور واگذار ہو جائے گی۔

یہ تو دور کی باتیں ہیں یہاں قادیان میں بھی ایک مسجد سکھوں کے قبضہ میں ہے۔ اور قادیان کے مسلمان اس مسجد کے واگذار ہونے کے لئے دل سے خواہشمند ہیں میں ضلع گورداسپور کے بیدار مغز اور دقیقہ رس صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کی خدمت میں التماس کرنا چاہتا ہوں کہ وہ مسلمانان قادیاں کو ان کی عبادت گاہ دلا کر انپر بہت بڑا احسان کریں۔ مسلمانان قادیاں اس مسجد کا مناسب معاوضہ دینے کو بھی آمادہ ہیں۔ امید ہے کہ یہ تحریک مفید ثابت ہوگی انشاء اللہ العزیز۔

سکھوں اور مسلمانوں کے تعلقات مذہبی اگر تاریخی بناپر دیکھے جاویں اور حضرت بابا نانک صاحب علیہ الرحمۃ کے حالات زندگی معائنہ کئے جاویں تو ان میں کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ وہ خود مساجد کی بڑی حرمت کرتے تھے۔ پس اگر سکھ صاحبان از خود ہی مہربانی کریں تو یہ تعجب کی بات نہیں ہوگی بلکہ انکی یہ فراخدلی اور فیاضی قابل تعریف سمجھی جاوے گی۔

حقیقت نماز شائع ہوگئی

کتاب حقیقت نماز جسمیں خدا کے فضل سے نماز کی حقیقت کو بڑی تفصیل سے لکھا گیا ہے شائع ہو چکی ہے اس کتاب کا پڑھنا ہر ایک پر ضروری ہے نماز کے کل مسائل کو بڑی وضاحت سے بیان کرنے کے علاوہ حضرت اقدس کے کل دعاوی پر بھی ضمناً بحث کی ہے اور جیسا کہ اس سے قبل ایک مکمل فہرست الحکم مورخہ ۱۰ فروری سنہ ۱۹۰۸ء میں بطور ضمیمہ شائع کر چکا ہوں آخری پارے کی چند سورتوں کی تفسیر بھی درج کیگئی ہے کتاب کی قیمت بلحاظ اسکی خوبیوں کے کم ہے یعنی معہ محصولڈاک ۳/ اور علاوہ محصول صرف ایک روپیہ درخواست ذیل کے پتہ پر آنی چاہیئے۔

شیخ یعقوب علی تراب احمدی ایڈیٹر الحکم قادیان دارالامان۔

دجال کی حقیقت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ آپ کا خط ملا۔ معلوم ہوتا ہے کہ جناب نے احمدی سلسلہ کی کتب کو مطالعہ نہیں فرمایا۔ ورنہ سب اعتراضات دور ہو جاتے۔

عرض یہ ہے کہ پیشگوئی جب تک ظاہر نہ ہو یعنے وقوع میں نہ آئے اس کی حقیقت منکشف نہیں ہوتی۔ اور اُس کے سمجھنے میں ایک معمولی انسان تو درکنار ایک نبی بھی اجتہادی غلطی کر سکتا ہے۔

آپ کو معلوم ہوگا کہ حضور نبی اکرم صلعم کو دکھایا گیا کہ آپ صحابہ سمیت بیت اللہ کا حج فرما رہے ہیں آپ اس کو پورا کرنے کے لئے چلے گئے مگر آگے حدیبیہ کا معاملہ پیش آ گیا کفار نے روک دیا اور اس سال حج نہ ہو سکا۔ اور یہ سفر ایک سطحی خیالات والے کی نظر میں عبث گیا۔ ایسا ہی حضرت رسول اکرم صلعم نے دیکھا۔ کہ میں کھجوروں والے شہر کی طرف ہجرت کرتا ہوں آپ نے سمجھا وہ یمامہ ہے مگر نکلا مدینہ۔ میرا مطلب ان مثالوں کے پیش کرنے سے یہ ہے کہ پیشگوئی جب تک واقع نہ ہو۔ اس کی مثال حاملہ کے بطن کی طرح ہے اب اس کا نتیجہ نکالنا تو یقینی ہے علامات سے کچھ [illegible] بھی ہو سکتا ہے مگر یہ پتہ لگانا کہ وہ مولود کیسا ہوگا بہا [illegible]

ایسا ہی اگر دجال کی حقیقت صحابہ کرام کو کلی طور سے معلوم ہوتی تو حضرت عمر اس بات پر قسم نہ کھاتے کہ ابن صیاد دجال ہے اور رسول اکرم صلعم نے بھی اس کے جواب میں اِنْ يَكُنْ هُوَ فرمایا۔ یقینیانہ کہا کہ یہ نہیں۔ (دیکھو مشکوٰۃ)

اگر دجال کے یہ علامات جو آپ نے تحریر فرمائے اپنے ظاہری رنگ میں پورے ہونے تھے تو پھر کیوں ابن صیاد کو دجال سمجھا گیا۔

پس مختصر گزارش ہے

دجال کی وحدت نوعی ہے۔ اس سے مراد ایک گروہ ہے۔ جو دجل سے کام لے۔ کیا آپ نہیں دیکھتے کتابیں خود لکھنے اور اسے کلام اللہ کہتے ہیں یہ نبوۃ کا دعویٰ ہے مینہ برسانا۔ وغیرہ کام جو کرتے ہیں تو خدائی کا دعویٰ نہیں تو اور کیا ہے؟ سورۃ کہف کا اول و آخر پڑھئے۔

چشم راست کا کور ہونا بھی مسلّم ہے مطلب اس سے یہ ہے کہ دین کی آنکھ اندھی اور دنیا کی سیانی۔

بے شک یہ مسیح موعود کے انفاس طیبہ کی برکت اور اس کی دعا کے حربے سے فنا ہوگا۔

لدّ تو آلدّ آپ نے قرآن شریف میں پڑھا ہوگا مطلب اس سے جھگڑالو قوم ہے۔

اور کشمیر میں لداخ ہے کشمیر میں عیسےٰ کی قبر ملی ہے۔ عیسےٰ کی موت ان کے مذہب کی موت ہے۔ کیونکہ یہ بند کام جاتا ہے۔ یہودی بے شک اسکے تابع ہوں گے۔ یہودی کیوں کافر ہوئے مسیح کے انکار سے۔

اس زمانے کے مُلّاں بھی مسیح موعود کے منکر ہیں اور اس کے مخالف اور پھر تمام ان اوصاف کو اختیار کر چکے جو یہودیوں میں تھیں وہ دجال کو مدد دے رہے ہیں کہ ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔ یہ ایک شخص میں الٰہی اوصاف کے ہونے پر ایمان رکھتے ہیں۔ جو محض خاصۂ خدا ہیں گویا ایک پہلو سے یہ بھی عاجز انسان کو خدا مانتے ہیں۔

مُردے کو زندہ کرنا۔ خالق ہونا۔ عالم الغیب ہونا۔ لایزدل ولا یحول ہونا۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کی صفتیں ہیں۔ والسلام ✦

(محمد ظہور الدین اکمل آف گولیکی)

آنحضرت صلعم کا منکر اور مسیح موعود کا منکر

آپ کا خیال درست ہے بیشک مسیح موعود کا منکر اور رسول اکرم صلعم کا منکر۔ کفر میں برابر نہیں۔ کیونکہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کا کافر تو شریعت کا بھی منکر ہے مگر مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ کا منکر بظاہر اسلام کا منکر نہیں۔ مگر یہ یاد رہے کہ ولی اللہ کا انکار آہستہ آہستہ سلب ایمان تک نوبت پہنچا دیتا ہے۔ انکار کی عادت ہو جاتی ہے اور اس کی ہر بات کو بدظنی و مخالفت سے دیکھتا ہے تو ایک دن آ جاتا ہے کہ وہ اس کی تمام سچی مسئلہ پر بھی عمل نہیں کرتا [illegible]

لا نبی بعدی: خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی شریعت والا نہیں آ سکتا۔ جو آئے گا آپ ہی کی مہر سے آئیگا۔ اور آپ ہی کے فیض سے مستفیض۔ یہ لفظ خاتم ہے جس کے معنے مہر کے ہیں نہ کہ ختم۔ حضرت مرزا صاحب نے کبھی مستقل نبوۃ کا دعویٰ نہیں کیا۔ حقیقۃ الوحی مطالعہ فرمائیں۔ کثرت مکالمہ مخاطبہ و اظہار غیب کے لحاظ سے آپ کو یہ خطاب دیا گیا۔ اس کے مخالف بھی قائل ہیں۔ ان کی اصطلاح میں جسکو نبی کہتے ہیں وہ نبی نہیں۔ پھر دوسری وجہ نبی کے خطاب کی یہ ہے کہ حدیث میں آیا ہے موعود عیسےٰ کے لئے نبی اللہ آیا (دیکھو مسلم) اور لیس بینی و بینہ نبی (ابوداؤد) باقی رہا یہ کہ ابوبکر صدیق وغیرہ کو کیوں نبی نہیں کہا گیا اسی لئے کہ ان کو یہ درجہ نہیں دیا گیا۔ نہ اس کثرت سے ان کے ساتھ مکالمہ مخاطبہ الٰہی ہوا۔ نہ وہ مسیح موعود تھے۔ نیز خاتم النبیین کے بعد فوراً لقب نبی دینے سے نبوت کی حیثیت میں خلل پڑتا تھا۔ اور لوگوں کو دھوکہ ہوگا پس آنحضرت صلعم کی عزت کے قیام کے لئے مدت تک یہ خطاب کسی کو نہ ملا۔ جب اچھی طرح مرکوز خاطر ہو گیا کہ آپ ختمیت مآب ہیں۔ تو پھر ایک نبی بھی مبعوث ہوگا ✦ (محمد ظہور الدین اکمل)

ڈائری

دجال | ۱۶ جولائی ۱۹۰۶ء کو فرمایا دجال کی دو نشانیں ہیں۔ ایک تو پادری لوگ ہیں جو گویا نبوت کا دعوےٰ کرتے ہیں۔ ہر قسم کے مکر اور فریب کے ساتھ لوگوں کو بہکاتے ہیں اور عیسائی بناتے ہیں۔ خود انجیل اور توریت کا ترجمہ در ترجمہ کرتے ہیں اصل کتاب ان کے پاس موجود نہیں۔ تراجم میں ہمیشہ تبدیلیاں کرتے ہیں اور اپنے ہی اپنے خیالات کے الفاظ کو دنیا کے سامنے پیش کرکے بیان کرتے ہیں کہ خدا کا کلام ہے یہ ایک طرح نبوت کا دعوےٰ ہے۔ دوسرے اس زمانہ کے فلسفی لوگ ہیں جو کہ خدا تعالیٰ کے ہی منکر ہو بیٹھے ہیں اور سات دن مادی دنیا کی طرف ایسے جھکے ہوئے ہیں کہ دین کو کچھ نہیں سمجھتے بلکہ دین کو غیر ضروری اور اپنی دنیوی ترقی کی راہ میں ایک حارج یقین کرتے ہیں۔

کفر | فرمایا خدا تعالےٰ کی عدول حکمی سے کوئی شخص کسطرح بچ سکتا ہے۔ جو لوگ اس زمانہ میں خدا تعالےٰ کے مرسل کو نہیں مانتے وہ خدا تعالیٰ کی عدول حکمی کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو یہود اور عیسائی تھے۔ وہ صاحب شریعت تھے۔ نمازیں پڑھتے تھے۔ روزے رکھتے تھے تمام انبیاء کو مانتے تھے۔ مگر آنحضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو نہ ماننے کے سبب وہ کافر قرار دیئے گئے اس زمانہ کے لوگ جو نہ صرف ہمارے مخالف ہیں۔ بلکہ ہم کو کافر قرار دیتے ہیں۔ وہ بموجب حدیث نبوی مومن کو کافر کہکر خود کافر بنتے ہیں وہ اللہ تعالےٰ کی گرفت سے بچ نہیں سکتے۔

زکوٰۃ | ایک صاحب نے دریافت کیا کہ تجارت کا مال جو ہے جسمیں بہت سا حصہ خریداروں کیطرف ہوتا ہے اور اگراہی میں پڑا ہوتا ہے اس پر زکوٰۃ ہے یا نہیں۔

فرمایا جو مال معلق ہے اس پر زکوٰۃ نہیں جبتک کہ اپنے قبضہ میں نہ آجائے لیکن تاجر کو چاہیئے کہ حیلہ بہانہ سے زکوٰۃ کو نہ ٹالدے۔ آخر اپنی حیثیت کے مطابق اپنے اخراجات بھی تو اسی مال میں سے برداشت کرتا ہے تقوےٰ کے ساتھ اپنے مال موجودہ اور معلق پر نگاہ ڈالے اور مناسب زکوٰۃ دے کر خدا تعالیٰ کو خوش کرتا رہے۔ بعض لوگ خدا کے ساتھ بھی حیلے بہانے کرتے ہیں۔ یہ درست نہیں ہے۔

دین مقدم | فرمایا دین کو دنیا پر مقدم رکھنا نہایت مشکل امر ہے کہنے کو تو انسان کہ لیتا ہے اور اقرار بھی کر لیتا ہے۔ مگر اس کا پورا کرنا ہر ایک کا کام نہیں دین کو دنیا پر مقدم رکھنا اس طرح سے پہچانا جاتا ہے کہ جب انسان کا دنیوی مال میں نقصان ہو تو کس قدر درد اس کے دل پر پہنچتا ہے اور اس کے بالمقابل جب کسی دینی امر میں نقصان ہو جائے تو پھر کس قدر درد اس کے دل کو ہوتا ہے۔ انسان کو چاہیئے کہ اس شناخت کے واسطے اپنے دل کو ہی ترازو بنالے۔ کہ دنیاوی نقصان کے واسطے وہ کس قدر بیقرار ہوتا ہے اور جیتنا چلاتا ہے اور پھر دینی نقصان کے وقت اس کا کیا حال ہوتا ہے بد ہے وہ شخص جو دوسرے کو دہوکہ دیتا ہے۔ مگر بد تر وہ ہے جو اپنے آپکو بھی دہوکہ دیتا ہے دین کو مقدم نہیں کرتا اور خیال کرتا ہے کہ میں دین کو مقدم کئے ہوئے ہوں وہ سچے طور پر خدا تعالیٰ کا فرمانبردار نہیں بنا اور ظن کرتا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ جو شخص دوسرے پر ظلم کرتا ہے ممکن ہے کہ وہ ظلم کرکے بھاگ جائے اور اسطرح اپنے آپ کو بچائے مگر وہ جس نے اپنی جان پر ظلم کیا وہ کہاں بھاگ کر جائے گا اور اس ظلم کی سزا سے کس طرح بچ سکیگا۔ مبارک ہے وہ جو دین کو اور خدا کو سب چیزوں پر مقدم رکھتا ہے کیونکہ خدا بھی اسے مقدم رکھتا ہے۔

حقیقۃ الوحی | فرمایا ہمارے دوستوں کو چاہیئے کہ حقیقۃ الوحی کو اول سے آخر تک بغور پڑھیں بلکہ اس کو یاد کرلیں کوئی مولوی ان کے سامنے نہیں ٹھیر سکیگا کیونکہ ہر قسم کے ضروری امور کا اس میں بیان کیا گیا ہے اور اعتراضوں کے جواب دیئے گئے ہیں۔

خواجہ غلام فرید صاحب | فرمایا خواجہ غلام فرید صاحب کے سوانح کی ایک کتاب لکھی گئی ہے اس میں خواجہ صاحب نے جا بجا ہماری تائید کی ہے ایک جگہ لکھا ہے کہ بعض مولویوں نے خواجہ صاحب مرحوم سے دریافت کیا تھا کہ آپ کیوں انکی تائید کرتے ہیں مولوی لوگ تو ان کو کافر قرار دیتے ہیں تو انہوں نے کیا خوب جواب دیا کہ مولوی لوگوں نے پہلے کس کو مانا ہے اور کس کو کافر قرار نہیں دیا۔ ان کا تو کام ہی یہ ہے۔ انکی طرف خیال مت کرو۔ (ایڈیٹر)

احمدی جماعت کو حضرت اقدس کے ایک ارشاد کی یاددہانی

برادران السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

میں اون بھائیوں کو جنہوں نے حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیعت کی ہے۔ اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اقرار کیا ہے حضرت کا حکم یاد دلاتا ہوں جس پر عمل کرنا فرض ہے۔ کیونکہ خداوند تعالےٰ کے فرستادوں کی باتیں معمولی باتیں نہیں ہوتیں۔ بلکہ ان کی ہر ایک بات جو لوگوں کو سنائی جاوے۔ خدا کے ارادے سے ہوتی ہے۔ تو پھر کیا ایسی باتوں کو بھول جانا چاہیئے۔ ہرگز نہیں بلکہ دن بدن ان پر مضبوط ہونا چاہیئے وہ احمدی بھائی جو حضرت اقدس کے اشتہار اور کتابیں پڑھنے کے شایق ہیں اُن کو معلوم ہوگا کہ ایک دفعہ حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اشتہار کے ذریعے اپنی جماعت کو ارشاد کیا تھا۔ کہ میرا آنا کسر صلیب گمراہیوں اور غلطیوں کے دور کرنے کے لئے ہے۔ اور اس غرض کو پورا کرنے کے لئے ایک انگریزی رسالہ جس کا نام ریویو آف ریلیجنز ہے نکالا گیا ہے۔ جس کے ذریعے سے بہت سے

عیسائیوں اور دیگر مخالفین اسلام پر اتمام حجت کیا جاتا ہے۔ پس آپ سب جو دین کو دنیا پر مقدم رکھنا چاہتے ہیں۔ اسکی خریداری اور اعانت میں جہاں تک آپ سے ہوسکے خرچ کرکے مدد کریں۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ اوس بات کو پرانی سمجھکر اسپر غور و فکر اور خریداری اور اعانت میں روپیہ دینا بعض اصحاب نے بالکل ترک کر دیا ہے۔ حالانکہ خدا کے مرسلوں کی بات چند دنوں تک نہیں ہوتی انکی ہر ایک بات کو اسطرح ماننا چاہیئے۔ جیسے صحابہ کرام رسول کریم صلعم کے حکم کو تسلیم کرکے جنگ کے لئے تیار ہو جاتے تھے۔ اور اپنے مالوں اور جانوں کی کچھ پرواہ نہیں کرتے تھے۔ یہ زمانہ بھی دوسرا زمانہ ہے۔ کیونکہ اس کا ذکر قرآن مجید کی سورہ جمعہ میں آچکا ہے وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْ ایسا زمانہ پاکر اور جماعت میں داخل ہوکر پھر ایسی غفلت کرنا بے ہمتی کا کام ہے اور دوسرے ہمارے لئے شکر کا مقام ہے۔ کہ خداوند تعالیٰ نے ہمارے لئے ہر طرح آسانی کی ہے۔ اور ہماری آسانی کے لئے ریل اور ڈاک تیار کر دی ہے۔ تاکہ گھر میں بیٹھکر ہی ہم تبلیغ دین کر سکیں۔ پس چاہیئے کہ تمام جماعت اس رسالہ کی خریداری اور اعانت میں روپیہ دیکر ثواب حاصل کرے۔ اسے معمولی رسالوں کی طرح ایک رسالہ نہ سمجھا جاوے۔ مگر بہت ہی افسوس ہوتا ہے۔ جب یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ بعض احباب اعانت تو ایک طرف رہی قیمت دینے میں بھی تساہل کرتے ہیں۔ جب میں انکاری وی پی دیکھتا ہوں اور بعض پر لکھا ہوا ہوتا ہے کہ لینے سے انکاری ہے۔ تو میں افسوس کرتا ہوں۔ کہ کیا یہ حضرت اقدس کے تعمیل ہو رہی ہے اور دو یا تین روپیہ کا وی پی نہیں لے سکتے۔ جہاں یہ اقرار کیا تھا۔ کہ دین کو دنیا پر مقدم رکھوں گا۔

برادران یہ کام تو خداوند تعالیٰ کے ہیں۔ اور وہ کر رہا ہے مگر میں آپ صاحبان کو یاد دلاتا ہوں۔ کہ دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ذریعہ حضرت اقدس کے حکموں کی تعمیل ہی ہے اور کیا ایسا ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت اقدس کے ایک حکم کو مان لیا جاوے۔ اور ایک کو چھوڑ دیا جاوے۔ ہرگز نہیں۔ برادران ہمت سے حکموں کی تعمیل کرو۔ یہ وقت مشکل ملیگا۔ اب زیادہ کیا لکھوں۔ حضرت اقدس کا حکم یاد دلاکر دیکھونگا۔ کہ کس کس نے تعمیل کی ہے۔ اور دوبارہ خریداری کے لئے خط لکھا ہے۔ والسلام

خاکسار عبدالخالق کلرک دفتر میگزین قادیان

اب اجیت سنگھ کو کیا بناؤ گے؟

اجیت سنگھ کی گرفتاری پر آریہ صاحبان نے سول ملٹری گزٹ لاہور اور بعض دوسرے اخبارات میں چھپوایا کہ اجیت سنگھ آریہ نہ تھا اور آریہ سماج کے ساتھ اوس کا کوئی تعلق نہ تھا جس سے یہ ظاہر کرنا مقصود تھا کہ اس کی مفویانہ تقریروں کے ساتھ آریہ سماج کو کوئی واسطہ نہیں ہے۔ اب جبکہ اجیت سنگھ گرفتار ہوکر جلاوطن ہو چکا ہے اور خود اس کی اپنی دو چٹھیاں پبلک میں آچکی ہیں اس وقت اس مسئلہ کا فیصلہ خود اجیت سنگھ کی اپنی تحریرات ہو سکتا ہے اور وہ بہت صاف ہے۔ اجیت سنگھ کی پہلی چٹھی اپنے بھائی کے نام یہ ہے

پیارے بھائی سورن سنگھ

مجھے ہر طرح سے آرام و تسلی ہے۔ کوئی تکلیف نہیں۔ جب لاہور سے چلے مجھے بولنا یاد نہیں رہا تھا کہ جو دس روپے میری جیب سے پولیس نے نکالے تھے۔ وہ ایڈیٹر ہندوستان کے پاس بھیجے جاویں۔ ۵ روپے بریڈلا ہال فنڈ کے واسطے اور پانچ روپے ہندو یتیم خانہ لاہور کے واسطے۔ اور گھڑی ایڈیٹر پرکاش کو دیکر بولیں کہ بدہوا بواہ کی رسم کے پرچار کی امداد میں صرف ہو۔ والد صاحب والدہ صاحبہ اور برادر بزرگ کو سب کو میری طرف سے نمستے۔ فتح متھا ٹیکنا وغیرہ پہنچے۔ اگر آپ نے وہ دس روپے اور گھڑی لے لئے ہوں تو مندرجہ بالا فنڈ میں دے دیں۔ ورنہ میں نے صاحب بہادر افسر پولیس کو بھی چٹھی لکھدی ہے۔ بلکہ یہ چٹھی بھی ان کی معرفت آپ کو ملیگی۔ خدا پر بھروسہ رکھو۔ حوصلہ قائم رکھو مصیبت میں انسان کو گھبرانا نہیں چاہیئے۔ میری کتابیں اگر رکھنا چاہو تو رکھو۔ ورنہ ویدک لائبریری لاہور میں بھیجدو۔ آپ کا اجیت سنگھ۔

آریہ سماج کے سچے ہتیشی اور سچائی کو پیار کرنے والے غور کے ساتھ ان فقرات کو پڑھیں جنپر میں نے خط کھینچ دیا ہے۔ اجیت سنگھ اپنے خط میں ایک گھڑی ایڈیٹر پرکاش کو دلاتا ہے پرکاش کا ایڈیٹر آریہ اور آریہ سماج کا سرگرم ممبر ہے یا نہیں یہ مہاتما منشی رام سے پوچھنا چاہیئے کیونکہ انکی رائے پرکاش کے ایڈیٹر کے متعلق ضرور قابل وقعت ہوگی۔ اس سے اتنی ہی بات ثابت کرنا میرا مقصود نہیں بلکہ یہ خط ثابت کرتا ہے کہ ایڈیٹر پرکاش کے ساتھ اسے خاص تعلق ہے اور میرا کسی سابقہ اشاعت میں یہ ظاہر کرنا کہ ایڈیٹر پرکاش اجیت سنگھ کے مشن کی آبیاری کرتا ہے صحیح ثابت ہو جاتا ہے۔ منڈالے کے قلعہ کے زندان میں بھی جو شخص اسے یاد رہتا ہے وہ ایڈیٹر پرکاش ہے یہ معمولی بات نہیں۔ اور تہ سرسری نظر سے دیکھنے کے قابل۔ یہ اب ایڈیٹر پرکاش کا کام ہوگا کہ نیک نیتی سے اس تعلق کا اظہار کرے جو اس کا اجیت سنگھ کے ساتھ ہے۔ پھر دوسرا قابل غور امر اس چٹھی میں یہ ہے کہ اجیت سنگھ اپنے والد والدہ اور برادر بزرگوار کو نمستے کہتا ہے جو خاص آریوں کا باہمی سلام ہے اسمیں شک نہیں کہ اس نے فتح اور متھا ٹیکنا بھی لکھا ہے لیکن ابتدا نمستے سے کی ہے۔ جب تک کوئی شخص آریہ نہ ہو یا اس کا مخاطب آریہ نہ ہو وہ نمستے نہیں کہ سکتا۔

پھر تیسرا ثبوت جو اس چٹھی سے اجیت سنگھ کے آریہ ہونیکا ملتا ہے وہ یہ ہے کہ وہ اپنا کتب خانہ ویدک لائبریری کو دیتا ہے۔ اگر آریہ سماج کے ساتھ اس کا تعلق نہیں اور وہ آریہ نہ تھا تو اس کے کیا معنے کہ کتب خانہ ویدک لائبریری کے حوالہ کرتا ہے۔ اسکا کوئی مذہب اگر نہیں تھا جیسا کہ بعض نے ظاہر کیا تو اسے اپنا کتب خانہ پبلک لائبریری لاہور کو دینا چاہیئے تھا۔ نہ کہ ویدک لائبریری کو۔

ان باتوں کو سرسری نظر سے دیکھ جانا امر دیگر ہے مگر جب غور کیا جاوے تو حقیقت حالیہ پوری روشنی پڑتی ہے ان چٹھیوں کی اشاعت کے بعد اجیت سنگھ کے مذہب کا سوال پھر کچھ دنوں کے لئے قابل بحث مسئلہ ہوگا۔ اور آریہ سماجی دائرہ میں اسپر چہ میگوئیاں ہونگی مگر واقعات انکی تکذیب کرینگے۔ اسلئے اب بہتر اور مناسب یہی ہے کہ آریہ سماج کے سچے ممبر صاف طور پر اعتراف کریں کہ اجیت سنگھ آریہ تھا میں بے انصافی کا مرتکب ہونگا اگر یہ ظاہر نہ کروں کہ خالصہ صاحبان نے جو کچھ اجیت سنگھ کے متعلق لکھا تھا کہ وہ

وصیت نمبر ۱۳۱

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار انت ولی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلماً و الحقنی بالصالحین

اللہم صل علی محمد و آل محمد و علی اصحاب محمد و بارک و سلم و عبدک المسیح الموعود ؑ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - اما بعد - میں مسمی شیخ غلام احمد نو مسلم ساکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور [illegible] بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے [illegible] ۲۵ ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو - میں اقرار کرتا ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود [illegible] گورداسپور کے کل دعاوی پر صدق دل [illegible] مرید اور پیرو ہوں - میں [illegible] صورت میں نہیں ہے [illegible] کی خدمت مبارک میں [illegible] دیتا رہوں گا میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ ہو اس کا نصف حصہ انجمن احمدیہ کے سپرد کر دیا جائے میرا جنازہ [illegible] علیہ السلام پڑھائیں اور بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جاوے اگر کسی [illegible] باعث یا کسی خارجی سبب سے میری نعش مقبرہ بہشتی [illegible] تو بھی میری وصیت واجب التعمیل ہوگی - فقط

العبد - شیخ غلام احمد بقلم خود -

گواہ شد - مہدی حسین خادم المسیح امہاجر قادیان [illegible] ستمبر ۱۹۰۶ء

گواہ شد - صفیہ بیگم نشانی انگوٹھا -

گواہ شد - قدرت اللہ خان نشانی انگوٹھا -

گواہ شد - خاکسار یار محمد بقلم خود -

وصیت نمبر ۱۳۲

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

ربنا آتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الآخرۃ حسنۃ و قنا عذاب النار انت ولی فی الدنیا والآخرۃ توفنی مسلماً و الحقنی بالصالحین -

اللہم صل علی محمد و آل محمد و علی اصحاب محمد و عبدک المسیح الموعود و بارک و سلم -

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ - اما بعد - میں مسماۃ صفیہ بیگم زوجہ شیخ غلام احمد ساکنہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور - بقائمی ہوش و حواس خمسہ بلا جبر و اکراہ اپنی خوشی اور رضامندی سے آج بتاریخ ۲۵ ماہ ستمبر ۱۹۰۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں اور لکھ دیتی ہوں کہ میرے مرنے کے بعد اس وصیت پر عمل ہو -

میں اقرار کرتی ہوں کہ میں حضرت مرزا غلام احمد صاحب سلمہ مسیح موعود رئیس قادیان ضلع گورداسپور کے دعاوی پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہوں اور آن کی مرید اور پیرو ہوں -

ہر ماہوار چندہ حضور علیہ السلام کی خدمت میں دیتی رہتی ہوں اور انشاء اللہ العزیز آئندہ ادا کرتی رہوں گی میرے مرنے کے بعد جو میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ہو اس کا پانچواں حصہ صدر انجمن احمدیہ کے سپرد کیا جاوے -

میرا جنازہ حضرت اقدس پڑھائیں اور بہشتی مقبرہ میں دفن کیا جاوے اگر کسی مصلحت یا کسی خارجی سبب کے باعث میری نعش بہشتی مقبرہ میں دفن نہ ہو سکے تو بھی میری وصیت قابل تعمیل بہمہ وجوہ سمجھی جاوے فقط زیادہ والسلام - العبد صفیہ بیگم نشانی انگوٹھا -

گواہ شد - قدرت اللہ خان - گواہ شد عبد الحمید خان -

گواہ شد - مہدی حسین خادم المسیح مہاجر قادیان [illegible] ستمبر ۱۹۰۶ء

گواہ شد - شیخ غلام احمد بقلم خود -

وصیت نمبر ۱۳۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

میں امینہ بی بی زوجہ عبد اللہ خان قوم [illegible] ساکن بہلولپور ضلع لائل پور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں -

(نوٹ - چونکہ شرط نمبر ۱ و نمبر ۲ و نمبر ۳ کا مضمون ہر وصیت میں واحد اور مطبوعہ فارم پر ہے اس لئے اس جگہ اندراج نہیں کیا گیا)

نمبر ۴ - اپنی جائداد متروکہ کے متعلق حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میرا زیور موجودہ طلائی قیمتی الف ۱۰۰۰ ایکہزار روپیہ کہ میری اپنی ملکیت ہے اس کا دسواں حصہ مبلغ ایک سو روپیہ میں اپنی زندگی میں ادا کر دوں گی میرے مرنے کے بعد اگر میں اپنی زندگی میں ادا نہ کر سکوں تو میرے وارث اُس کے دینے کے ذمہ وار ہوں گے اور اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اُس کا بھی دسواں حصہ ادا کر دوں گی اور اسی طرح میرے وارث میرے بعد اگر میں اپنی زندگی میں نہ ادا کر سکوں ادائگی کے ذمہ وار ہوں گے -

العبد

امینہ بی بی زوجہ عبد اللہ خان احمدی نمبردار بہلولپور ۱۲۷ ضلع لائل پور بقلم خود

گواہ شد

الہ بخش ولد نبی بخش دخیلکار ۱۲۷ رکھ ضلع لائل پور نشانی انگوٹھا

گواہ شد

عبد اللہ خان ولد چودہری غلام حسین احمدی نمبردار بہلولپور ۱۲۷ رکھ برانچہ ضلع لائل پور بقلم خود

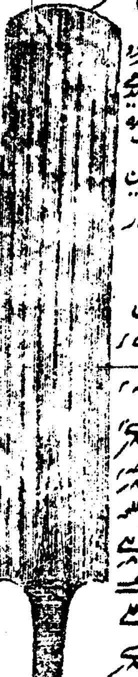
فہرست کتب موجودہ دفتر الحکم

ازالہ اوہام حصہ دوم - یہ بےنظیر کتاب سلطان القلم مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نہایت مستند تالیف ہے جس میں اپنے دعویٰ کے متعلق نہایت شرح وبسط سے کام لیا ہے اور مخالفین کے اعتراضوں کو نیست و نابود کر دیا ہے قیمت ۱۲ - ست بچن ۱ - آریہ دھرم - آریہ مذہب کی حقیقت کو حضرت حجۃ اللہ نے طشت از بام کر دیا ہے خصوصیت کیساتھ جو اعتراض اسلام پر کرتے ہیں قیمت ۴ - نماز پر تقریر - امرتسر مسئلہ وحدت وجود پر خطبہ حضرت مسیح موعود نے نماز کے اسرار پر لطیف تقریر فرمائی ہے اور وحدت وجود کے اعتقادات کا لاجواب رد کیا ہے - یہ رسالہ بہت ہی مقبول ہوا ہے ۲ - سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب عیسائی مذہب کی تردید اور اسلام کی حقیقت پر حضرت خلیفۃ اللہ کا لطیف رسالہ دوسری مرتبہ چھپا ہے قیمت ۲ - فیصلہ آسمانی - حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قلم سے مضمون تام ہے - قیمت ۲ - نور القرآن حصہ دوم عیسائیوں کا عجیب رد قیمت ۴ - ایڈیٹر الحکم کی تالیفات - تفسیر القرآن پارہ اول - یہ تفسیر قوم اور بزرگان قوم نے غیر معمولی طور پر پسند فرمائی ہے صدہا خطوط پسندیدگی بھیجے گئے ہیں - یہاں تک کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ سے باہر بھی اس کو قبولیت ہو گئی ہے - قیمت فی پارہ (۴) سلک مروارید - سلسلہ عالیہ احمدیہ میں اپنی طرز کا پہلا رسالہ جو مستورات کی اصلاح اور ان میں سلسلہ عالیہ کی قدر و منزلت کے طور پر لکھا ہے قیمت ۴

المشتہر

منیجر اخبار الحکم قادیان ضلع گورداسپور

سامان ورزش کی رعایتی فہرست



کرکٹ بیٹ - سیدھی ریشہ دار کشمیر کی لکڑی ہینڈل کا کین اور دو ربڑ کے بنے ہوئے نہایت پائدار ہیں قیمت ۵ روپیہ - کرکٹ بیٹ سیدھے ریشے دار کشمیر کی لکڑی کین ہینڈل معہ دو ربڑ کے میچ کیلئے نہایت عمدہ - کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوئم کی ہوگی - ہینڈل میں ایک ربڑ اور کین ہوگا - کرکٹ بیٹ - آل کین لکڑی جیسے مضبوط اور پائدار پکٹس کیلئے - کرکٹ بیٹ معمولی پریکٹس کے لئے -

بچوں کیلئے کرکٹ سٹ ۱۲ - ۱۴ - ۱۶ برس کیلئے وکٹ اینڈ ٹرکس ایک بال لکڑی کا بکس فی سٹ

۱۰ - ۱۸ سٹ ایک سٹ وکٹس ایک بال فی بکس

فٹ بال عمدہ کار ہانڈ پائیدار اور مضبوط بلیڈر نہایت پائیدار

بچوں کیلئے فٹ بال معہ بلیڈر

کرکٹ بال گسٹ سوں نہایت عمدہ اور مضبوط چمڑے دھاگے کے بیچ

پریکٹس

کرکٹ وکٹس فی کابلی

المشتہر

نظام الدین مستری احمدی شہر سیالکوٹ

سیالکوٹ - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - مال از قسم پریکٹس بیٹ - پریکٹس اور میچ فٹ بال وغیرہ پہنچا ہر طرح کی تعریف پایا - میرے خیال میں ولایت کے سامان کا مقابلہ کرتا ہے اور قیمت میں اس سے بہت کم - میں اسکو کم خرچ بالا نشین کا مصداق پاتا ہوں - نیاز مند

اشتہار

آٹا پیسنے کی مشین آسمی اسکا ویلیو کرنے کے ملنے آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور سے مل سکتے ہیں -

آجکل دنیا پر تباہی کیوں آ رہی ہے

ظاہر ہے کہ جیسی تباہی آجکل دنیا پر آ رہی ہے اس کی نظیر زمان مرسلین سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام میں ہی ملیگی - کہیں زلازل ہیں تو کہیں ثلج و اولے و طوفان - وہ طاعون جو یہود پر نازل ہوئی تھی اس زمانہ میں بھی نازل ہو گئی جس نے ہندوستان و پنجاب میں قیامت برپا کر رکھی ہے - پس جو صاحب اس کا باعث معلوم کرنا چاہیں وہ قرآن مجید کی آیت وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا میں غور و خوض کریں - اور ان آفات سے بچنے کیلئے توبہ و استغفار کرتے رہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام محمود مہدی چہار دہم کا اسم اعظم رب کل شیء خادمک رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی بکثرت پڑھیں اور بلحاظ اسباب ظاہری تریاق طاعون بحروف روغن نوری کے چند قطرات روزانہ کھاتے رہیں جس سے طاعونی جراثیم بدن کے اندر داخل ہوتے ہی ہلاک ہو جاتے ہیں بفضلہ تعالیٰ ہم نے اسکی یہ عجیب و غریب تاثیر تجربہ کی ہے کہ طاعونی ایام میں بطور خفیف بخار کے اگر اسکے چند قطرات کانوں میں ٹپکائے جائیں اور کچھ ہی ملا کر بدن پر مالش کیجائے تو فوراً سردرد و بخار کافور اور سرسام و گلٹی کا خطرہ دور اور طبیعت میں صحت و سرور حاصل ہوگا - جن بچوں کو دوا کھانی شاق گذرتی ہے اگر ان کے بدن پر بھی تیل ملا کر مالش کریں تو بہت جلد طاعونی بخار بلکہ ہر قسم کے بخار سے آرام ہوتا ہے بارہا کا تجربہ ہی علاوہ ازیں اور بھی بہت امراض کیلئے اکسیر ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ فی درجن ۱۰ روپیہ

تیل دافع مکھی و مچھر - ڈاکٹروں کی تحقیقات سے یہ امر ثابت ہو چکا ہے کہ طاعون زدہ چوہوں اور مردوں پر جب مکھی یا مچھر بیٹھ کر پھر تندرست انسان کو کاٹتے وہ مبتلائے طاعون ہو جاتا ہے ہم نے یہ تیل اس غرض سے تیار کیا ہے کہ بدن کے کھلے حصوں پر جہاں مکھی مچھر کے کاٹنے کا احتمال ہو لگا دینے سے کاٹنا تو کجا پاس بھی نہ پھٹکنے دیگا - ہر شخص کے پاس ہونا ضروری ہے قیمت فی شیشی ایک روپیہ - یہ دونوں روغن حکیم

نور محمد پروپرائیٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور سے بذریعہ وی پی طلب فرمائیں

(نوٹ) جو اخبار یہ اشتہار چھاپے وہ اخبار کرنا چاہے وہ ایک پرچہ نوری شفاخانہ موکل میں بھیجے

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل عجیب سماں دکھا رہی ہے ہمارا کلام باتوں سے نہیں ہے ہم ہر دوا کا نمونہ مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگاؤ بعد اس میں کچھ بھی دھوکا ہے - قوائے تناسلیہ کے متعلق ان دنوں مختلف قسم کی بدکاریوں کی وجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت کی ہے ہم نے امراض مخصوصہ کے علاج کیلئے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے جسکے چند روز استعمال سے امراض متعلقہ قوائے تناسلیہ انشاء اللہ تعالیٰ فوراً دفع ہونگی اور ہر قسم کی باہ کی شکایات کے لئے مفید ہے ہمارا کام یہ نہیں کہ ہم لکھ ماریں کہ جو اسرار سے طیار ہو منگا لے اصل نمونہ مفت منگا کر ... ہو طلب فرمائیں - قیمت فی بکس ایک روپیہ - طلاء طلسمی - یہ پیرانہ سالی کے انتشار اور جوانی کی بے اعتدالیاں اور غلط کاریوں سے جو مرض لاحق ہوتے ہیں اور مریض کو بعض اوقات خودکشی تک پہنچا دیتے ہیں وہ ہمارے اس طلاء طلسمی سے واپسہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں انشاء اللہ وہ اس کو مفید پائینگے منگوانے سے پہلے نمونہ منگوا کر آزمائیں قیمت چھ ماشہ دو روپیہ

سرمہ سلیمانی - آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرتا ہے اور بصارت بڑھانے والا قیمت ایکتولہ ۸

سنون دندان - دانتوں کی کل بیماریوں کو دفع کرکے دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام فی بکس ۴

المشتہر

حکیم محمد حسین خلف حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ بلب گڑھ ضلع دہلی

نا اُمید

صرف ایک ہی لفظ موت اس سے زیادہ خوفناک ہے آپ نے کسی اخبار میں ایک دلچسپ قصہ کہ جس کو آخر میں کسی چیز کا اشتہار پایا ہو گا [illegible] پڑھا ہو گا؟ کیا اس سے آپ کو اس سے آپ کو اس چیز مشتہرہ کی عمدگی کا کامل یقین ہو گیا تھا ہم خیال کرتے ہیں کہ آپ کو کبھی یقین نہ آیا ہو گا کیونکہ وہ اشتہار ایک اجنبی شخص کے تجربہ کو جو کسی دوسرے شہر کا رہنے والا ہو ظاہر کرتا ہے۔ لیکن جب کہ اس قسم کا تحریری بیان کلکتہ کے ایک لائق طبیب ڈاکٹر پی۔ سی۔ رائے صاحب ناظم وارڈ ہندو ہسپتال کے ہاؤس سرجن طبیب اکبر ۱۲۸ ہیرسن روڈ نے کیا ہو جن کو مثل ایک کامیاب معالج کے کلکتہ باشندوں سے پہچان کرانے کی ضرورت نہیں تب تو وہ بیان قابل اعتبار ہو گا۔ وہ فرماتے ہیں ڈون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈوون بیک ایک کڈنی پلس) بہت عمدہ ہیں۔ ایک استسقاء (جلندر) کا مریض جو لاعلاج سمجھا جاتا تھا ان گولیوں کے استعمال سے اچھا ہو گیا۔ مریض کے معمولی علامات موجود تھیں پیٹ میں پانی کا جمع ہونا اور پاؤں اور چہرہ پر ورم وغیرہ کل جن کی وجہ سے مریض کو ایسی تکلیف ہوتی تھی کہ اس کے پیٹ میں نشتر لگایا گیا اور ۱۰۰ تولہ پانی نکالا گیا۔ تین ہفتہ میں اسی طرح تین مرتبہ کیا گیا سو اسے تمام وبائیں صرف ۵ تولہ پیشاب آتا تھا۔ اس حالت میں اسے ڈون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈوون بیک ایک کڈنی پلس) کھلانی شروع کیں جن کی وجہ سے ۲۴ گھنٹے میں [illegible] تولہ پیشاب آنے لگا اور تھوڑے ہی عرصہ میں استسقاء کی تمام علامتیں دور ہو گئیں اب وہ بالکل تندرست ہے۔ ڈون کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں (ڈوون بیک ایک کڈنی پلس) [illegible] جن امراض کیلئے مفید ثابت ہوئی ہیں ان [illegible] [illegible] جب اس نوبت پر پہنچ جاتا ہے [illegible] اگر [illegible] ہسپتال میں طلب ہوتا کہ جہاں مستقل حال دریافت [illegible] [illegible] پشت میں [illegible] اور [illegible] (گٹھیا) گردوں کے مرض کی وجہ سے ہوتا ہے ان کے [illegible] کی درد پشت اور گردہ کی گولیاں مجرب دوا ہیں۔ تمام دوا فروشوں کی دکانوں پر یا براہ راست ڈون کی [illegible] پوسٹ بکس نمبر ۲ [illegible] کے پاس سے ملتی ہیں۔ قیمت فی شیشی ۱۰ روپیہ یا [illegible] [illegible] اگر آپ اپنی فرمائش کے ساتھ اس اشتہار کو بھیجیں اور نام اخبار کا مطلع فرمائیں گے تو آپ کی فرمائش کی تعمیل بغیر [illegible] کی جائے گی۔

برادران ملک

کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ ایک مدت سے زمانہ جس خضاب کا متمنی تھا۔ شکر ہے کہ الحمد للہ آج بارہ سال کی لگاتار کوشش کے بعد ہم اس خضاب کے بہم پہنچانے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ یہ خضاب نیل ہے۔ جو ڈاڑھی اور سر کے سفید بالوں کو لگاتے ہی فقط چار منٹ میں سیاہ بھونرے کی طرح کالا قائم اور چمکدار بناتا ہے۔ پندرہ روز کے بعد لگانے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک بکس پانچ ماہ تک کافی ہوتا ہے۔ قیمت فی بکس صرف عہ۔ روپیہ [illegible] محصول بذمہ خریدار۔ المشتہر

حضرت مولنا عاشق یزدانی حاجی پیر سید نور شاہ ہمدانی محلہ عطار گلی۔ پوسٹ ناگدوی۔ بمبئی

ایک لاکھ پڑیہ تقسیم ہو چکی

اگر ہمارے سرمہ کی ہر شیشی کی مہر پر آفتاب کا ٹریڈ مارک نہ ہو تو جعلی سمجھنا چاہیے

(ہر درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں)

(سرمہ نور کاکوری)

بنتل اتنا۔ اور دھر لگا اور آنکھیں صاف ہو گئیں کسی قسم کی سیاہی وغیرہ کا اثر آنکھوں میں نہیں رہتا یہ وہ سرمہ ہے جسنے نزول آب تک میں فائدہ دکھلایا ہے اور باقی امراض جالا۔ پھولا۔ دھند۔ غبار۔ سبل۔ پانی۔ پڑبال۔ خارش۔ موتیابند۔ ابتدائی سرخی۔ ناخنہ وغیرہ چند ہی دنوں کے استعمال سے جاتا رہتا ہے سیکڑوں سارٹیفکٹ معززوں و ڈاکٹروں و حکیموں و رئیسوں و عہدہ داروں کے موجود ہیں۔ ایک تولہ سرمہ سال بھر کے لئے کافی ہے۔ ایجنٹوں کی ضرورت ہر ملک میں ہے بہ قواعد ایجنسی درخواست آنے سے روانہ ہونگی دریافت طلب امور کیلئے جوابی کارڈ آنا چاہئے۔ سرمہ نور خاکی فی تولہ عہ سرمہ سیاہ [illegible] فی تولہ عہ

سوتی رنگی شروع بچنہ رنگ کم خرچ بالا نشین خوش وضع ایک لنگی معلوم ہوتا ہے [illegible] کپڑا عمدہ تحفہ تیار ہوتی ہیں۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ [illegible] طول [illegible] عرض [illegible] اگر قیمت [illegible] فرمائشات وی پی منگا لیجئے [illegible] محصول بذمہ خریدار [illegible] کارخانہ سرمہ نور کاکوری ضلع لکھنؤ [illegible] المشتہر

محمد اعجاز علی مالک کارخانہ سرمہ نور کاکوری۔ ضلع لکھنؤ

پیارا مصطفیٰ

[illegible] اخبار پیارا مصطفیٰ جاری کر دیا گیا ہے۔ [illegible] ایک کارڈ ارسال کر کے منگوالیں یقیناً مذہبی [illegible] کے ہر [illegible] کو اس کا دیکھنا ضروری ہے

المشتہر عبد العزیز احمد جگہ مبارک [illegible] مقام زینت محل شہر دہلی

احتیاط سے علاج بہتر ہے



ایک قوی الجثہ شخص کو طاعون۔ چیچک۔ ہیضہ یا امراض جگر سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ بیماری ہمیشہ کمزوروں یا اُن لوگوں پر حملہ کرتی ہے جو کہ ضعف سے اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں۔

اسکاٹس املشن

تمہارے جسم کے کمزور مقامات کو قوی اور مفید بنا کر انسداد امراض کرتا ہے۔ اس سے جیسا نہیں جاتا۔ فروخت کیلئے سب دوا فروشوں کے ہاں موجود ہے۔

اسکاٹ اینڈ براؤن لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن

مچھلی پر نشان والا اسکاٹس املشن ہی اسکاٹ کے طریقہ ساخت کا نشان ہے

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی کے اہتمام سے چھپکر شایع ہوا